الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعۃ المبارک ۱۸ر اگست ۱۹۹۵ء شمارہ ۳۳

میرا دل لبالب اس یقین سے بھرا ہوا ہے، سر سے پاؤں تک میں اس ایمان پر قائم ہوں کہ آج اگر دنیا میں کوئی پاک تبدیلی کسی نے پیدا کرنی ہے تو حضرت مسیح موعودؑ کی اس عاجز جماعت نے پیدا کرنی ہے

اگر آپ خدا کے نام پر اکٹھے ہو جائیں گے تو آپ وہ ہیں جو اس یونائیٹڈ نیشنز کو جنم دیں گے جو محمدؐ اور اللہ کی یونائیٹڈ نیشن ہوگی اور تمام کائنات پر چھا جائے گی

کوئی دنیا کی ایسی عظیم قوم نہیں ہے جو بطور نمائندہ آج یہاں موجود نہ ہو

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی اس بات پر گواہ ہیں کہ جو کچھ خدا نے حضرت مسیح موعودؑ سے فرمایا تھا، ایک ایک لفظ اس کا سچا نکلا

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس کی مختصر روداد)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۰ ویں جلسہ سالانہ کے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ۲۸ جولائی کو قریباً ۲۰۔ ۳ بجے پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم آفتاب احمد خان صاحب، امیر یو کے نے قومی پرچم لہرایا۔ پھر حضور نے دعا کروائی۔ ساڑھے تین بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف فرما ہوئے اور افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد حلمی الشافعی صاحب نے کی اور ان آیات کا ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم محمد الیاس چوہدری صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ قریباً چار بجے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

یہ جلسہ خاص طور پر عالمی تبلیغ کی کامیابیوں کا مظہر تھا مالی قربانی کا جماعت کو جو اعزاز بخشا گیا ہے اس کی کوئی نظیر تمام عالم میں موجود نہیں

(خلاصہ خطبات جمعہ ۴ اگست و ۱۱ اگست ۱۹۹۵ء)

لندن (۴ اگست ۱۹۹۵ء): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ میں گزشتہ ہفتہ منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ برطانیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یوں لگتا ہے کہ اس جلسہ کی یاد ہمیشہ زندگی کا ساتھ دے گی۔ ہر قوم کے افراد میں یا تاثر مشترک ہے کہ یہ جلسہ خدا کے خاص فضلوں اور رحمتوں کا نشان بن کر آیا ہے اور ایسا نشان بنا ہے جو آئندہ نسلوں کے لئے بھی خدا کے فضل سے نشان بنے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ابراہیم کی آیات ۱۲ اور ۱۳ کی تلاوت فرمائی اور پھر ان آیات کے حوالہ سے بتایا کہ ان میں جلسہ کا مضمون اور صبر کا مضمون اکٹھے ہو گئے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

جلسہ سالانہ برطانیہ کی بھرپور مصروفیات کے دنوں میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے "ملاقات" کا سلسلہ جاری رہا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ جلسہ سالانہ اکناف عالم سے آئے ہوئے ہزارہا احمدی احباب کے لئے دن رات ملاقات کا موقع بن گیا اور اس طرح یہ ملاقات عالمگیر رنگ اختیار کر گئی فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ناظرین بھی اس سعادت سے محروم رہے کیونکہ ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور کے خطابات، دیگر مصروفیات اور معمول کا پروگرام "ملاقات" باقاعدگی سے پیش کیا جاتا رہا۔

جلسہ سالانہ کی تفاصیل الفضل انٹرنیشنل کے ذریعہ احباب تک پہنچ رہی ہیں۔ ملاقات پروگرام کا اشاریہ اس نوٹ کے ذریعہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

ہفتہ ۲۲ جولائی ۱۹۹۵ء

حسب معمول بچوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کلاس لی۔ آپ نے آج کی کلاس میں بچوں سے نظمیں سنیں۔ کچھ بچوں نے انفرادی طور پر نظمیں سنائیں اور کچھ نے گروپ کی صورت میں۔

اتوار ۲۳ جولائی ۱۹۹۵ء

آج صومالیہ کے احمدی احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ حضور انور نے حسب ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

★ صومالیہ کے مہاجرین دنیا کے مختلف ممالک میں کس مپرسی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ اس صورت حال کی بہتری اور صومالین مہاجرین کی مدد کے لئے کیا لائحہ عمل رکھتی ہے اور حضور نے کیا ہدایات جماعت احمدیہ کو اس سلسلہ میں دی ہیں؟

★ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو برطانوی حکومت نے اپنے مفاد کے لئے قائم کیا ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

★ الامام المھدی اور المسیح الموعود دو الگ الگ منصب ہیں جبکہ ہمارے عقیدہ کے مطابق ان کا اطلاق ایک ہی وجود پر ہوتا ہے۔ اسکی کیا وضاحت ہے؟

★ بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ قرآن مجید کی بعض آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ حضور کا اس پر کیا تبصرہ ہے؟

★ دجال کے بارے میں احمدیت کا نقطہ نظر کیا ہے؟

★ احمدیت کے نام کی کیا اہمیت ہے؟

★ ہم سچے دل سے اسلام پر ایمان لانے والے ہیں پھر بھی بعض لوگ احمدیوں کو کیوں اسلام سے خارج سمجھتے ہیں؟

★ جو لوگ پہلے سے کسی شیخ کی بیعت میں ہوں کیا احمدی ہوتے وقت انہیں دوبارہ بیعت کرنی ہوگی؟

★ قرآن کریم میں ہے "من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ"۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

سوموار۔ منگل ۲۴ و ۲۵ جولائی ۱۹۹۵ء

ان دو دنوں میں ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں کلاسوں کا انعقاد ہوا۔ حضور انور نے مختلف امراض کے علاج کے لئے تجربہ شدہ ادویات کا عمومی تعارف کروایا۔

بدھ ۲۶ جولائی ۱۹۹۵ء

آج ترجمۃ القرآن کلاس منعقد ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۸۴ سے آغاز کرتے ہوئے چند آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان فرمائی۔

نوٹ۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کی غیر معمولی مصروفیات کی وجہ سے ۲۷ جولائی کو ترجمۃ القرآن کلاس منعقد ہوئی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ (خلاصہ خطبات جمعہ ۴ اگست و ۱۱ اگست ۱۹۹۵ء)

حضور نے فرمایا کہ جتنے بھی خدا کے فضل مومن پر نازل ہوتے ہیں اتنا ہی دشمن اذیت کے منصوبے بناتا ہے لیکن خدا ہی ہے جو ان منصوبوں کو نامراد کرتا ہے اس لئے اللہ پر توکل رکھنا اور ان کی ایذا رسانی کا جواب اپنے ہاتھ سے دینے کی کوشش نہ کرنا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں اس مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ صبر بڑا جوہر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ تبلیغ کا دور ہے۔ یہ جلسہ خاص طور پر عالمی تبلیغ کی کامیابیوں کا مظہر تھا۔ آئندہ کے لئے ابھی سے تبلیغی منصوبہ پر کام کرنا ہے۔ پیار، محبت اور صبر سے نصیحت کرتے چلے جانے کا پیغام ہے جس پر عمل کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کے ساتھ دعا کا بھی تعلق ہے۔ صبر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے حق میں جوش دکھائے گی لیکن چونکہ صبر کرنا مشکل ہے اس لئے قرآن کریم نے ساتھ صلاۃ کا ذکر بھی فرمایا۔ نماز کا صبر کے ساتھ گہرا رشتہ ہے۔ نمازی کا صبر یقیناً پھل لاتا ہے اور حقیقت میں نماز اسی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والا ہوتا ہے۔ نماز پر صبر کا مطلب ہے کہ ہر حالت میں نماز پڑھتے ہیں۔ وہ لوگ جو نماز پر صبر کرتے ہیں وہ جب تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں تو پھر نماز کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخالفین احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دن بدن یہ مخالف تھکتے چلے جارہے ہیں اور ایک وقت آئے گا جب ان کے چہروں پر ان کی نامرادی کی سیاہیاں پھیل جائیں گی۔

لندن (۱۱ اگست ۱۹۹۵ء)۔ تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ البقرہ کی آیات ۲۷۳ تا ۲۷۵ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ ان آیات کا تعلق مالی قربانی سے ہے اور مالی قربانی کے مختلف پہلوؤں پر حیرت انگیز روشنی ڈال رہی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کریمہ کے مضامین بیان کرنے سے قبل جماعت کی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دو سال قبل ۹۳۔۹۲ء میں پہلی دفعہ جماعت کی مالی قربانی ۵۰ کروڑ روپے یعنی نصف ارب تک پہنچ گئی تھی اور میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ہم جلد سے جلد کروڑوں سے اربوں میں داخل ہو جائیں۔ یہ خواہش دراصل بہت پہلے سے چلی آرہی ہے۔ امسال اللہ کے فضل سے جماعت نے ۷۷ کروڑ ۵۸ لاکھ ۲۸ ہزار پاکستانی روپے کی قربانی پیش کی ہے۔ اب ایک ارب روپے تک پہنچنے میں دو تین قدم باقی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایک دو سال قبل میں نے جماعت احمدیہ پاکستان کو متنبہ کیا کیا تھا کہ جرمنی کی جماعت پہلی دفعہ آپ سے آگے بڑھ گئی ہے۔ اس سال بھی جرمنی مالی قربانی میں اول نمبر پر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جرمنی کی جماعت کا خمیر بھی دراصل ہندوپاکستان کی مٹی سے اٹھا ہے۔ ان میں بہت سے ایسے تھے جو پاکستان میں کسی مالی قربانی اور بعض دفعہ دینی خدمات میں بھی بہت پیچھے تھے مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر نے جب ہجرت کے مضمون کے ساتھ ان کا تعلق باندھ دیا تو ان کی کایا پلٹ گئی اور ایسی کایا پلٹی کہ کئی پہلوں کو بھی پیچھے چھوڑ گئے۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان کی جماعت (اور دوسری جماعتیں بھی) اس پہلو سے جائزہ لیں کہ بہت سے نومبایعین ہیں جو چندہ دے سکتے ہیں اور نہیں دیتے۔ اسی طرح بہت سے مخلصین ہیں جو چندہ آمد کے مطابق نہیں دیتے۔ بہت سے نئے روزگار پانے والے ہیں، بہت سے ہیں جنہوں نے شرح سے کم دینے کے بہانے ڈھونڈ رکھے ہیں۔ اگر ان سب کی طرف توجہ دی جائے تو خدا کے فضل سے غیر معمولی اضافہ چندوں میں ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر انسان کی نیت پاک اور نیک ہو تو وہ دینے کے رستے خود تلاش کر لیا کرتا ہے۔ یہ نیت رکھیں کہ اللہ نے جتنا ہم سے تقاضا کیا ہے اس کی نچلی حد تک نہیں رہیں گے بلکہ اس حد تک پہنچیں جہاں صرف فرض پورا نہیں ہوتا بلکہ نوافل اور اللہ کی رضاجوئی تک انسان پہنچتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وہ جماعتیں جن کا سرزمین ہندوستان و پاکستان سے تعلق ہے انہیں اللہ نے اولیت کا جو اعزاز عطا فرمایا تھا وہ اعزاز ہمیشہ برقرار رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ مالی قربانی میں جرمنی اول، پاکستان دوم اور امریکہ تیسرے نمبر پر ہے۔ اس کے بعد برطانیہ، انڈونیشیا، ہندوستان، ماریشس، جاپان، ناروے اور سویٹزرلینڈ آتے ہیں۔ گزشتہ تین سالوں میں تدریجی لحاظ سے نمایاں ترقی کرنے والی جماعتوں میں بلجیئم خدا کے فضل سے نمایاں ہے۔ اس کے بعد فرانس، سنگاپور، تھائی لینڈ، گوئٹے مالا، سیرالیون اور سرینام آتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مالی قربانی کا جماعت کو جو اعزاز بخشا گیا ہے اس کی کوئی نظیر تمام عالم میں موجود نہیں۔ جس رنگ میں جماعت قربانی کر رہی ہے اور قدم آگے بڑھا رہی ہے اور جس دیانتداری سے اس کی حفاظت کر رہی ہے یہ تمام دنیا کے لئے قابل رشک ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مالی قربانی ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ مالی قربانی ایمان کا پیمانہ ہے۔ تمام دنیا میں جماعتی ایمان جو ترقی کر رہا ہے اس کا فیض ہے کہ مالی قربانی ترقی کر رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آخری حصہ میں سورہ البقرہ کی آیات ۲۷۳ تا ۲۷۵ کے مضامین کو احباب کے سامنے رکھا اور مالی قربانی کے فلسفہ اور اموال کے خرچ سے متعلق قرآن کریم کی ہدایات کو تفصیل سے بیان فرمایا۔

تمہاری ہر حرکت خدا کے لئے ہو جائے

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کروگے اور تعلق کو نہیں توڑوگے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

احادیث النبی ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب دعوة المسلم مستجابة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف اور مصائب کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

راز و رموز

M.T.A کے ایک منظر پر تاثرات

ہم اپنا "انتخاب نظر" دیکھتے رہے — روح روان قلب و جگر دیکھتے رہے
لوگ آسماں پہ چاند اگر دیکھتے رہے — ہم بھی تو ایک رشک قمر دیکھتے رہے
وہ آئے اور پھول بکھیرے۔ چلے گئے — سب پیار کی نظر سے ادھر دیکھتے رہے
رعب جمال و حسن سے ہم ان کی بزم میں — کچھ کر سکے نہ بات مگر دیکھتے رہے
ہم سب رہے ہیں مہر بلب شوق دید میں — جب تک وہ بار بار ادھر دیکھتے رہے
ان کا "خطاب" موجب تسکین جاں ہوا — برسا خدا کا نور جدھر دیکھتے رہے
ہم تو رواں ہیں منزل مقصود کی طرف — کچھ لوگ دور گرد سفر دیکھتے رہے
بخشی "مسیح وقت" نے پھر زندگی ہمیں — اغیار یونہی راہ خضر دیکھتے رہے
باطل کے لشکروں کے مقابل پہ آج تک — دین خدا کی فتح و ظفر دیکھتے رہے
انجام ہر عنید کا ہر سو ہے آشکار — ہم ہر عدو کو خاک بسر دیکھتے رہے
مر کر شہید زندہ جاوید ہو گئے — حق کی رضا۔ قضاء و قدر دیکھتے رہے
مقبول و مستجاب ہوا دل کا اضطرار — ہر لحظہ ہم دعا کا اثر دیکھتے رہے
سر پر مدام یورش آفات دہر میں — تائید ایزدی کی سپر دیکھتے رہے
گزری ہے شادؔ عمر مری انتظار میں — ہم راہ ان کی شام و سحر دیکھتے رہے

(محمد ابراہیم شاد)

قرار کیسے دل زار دید سے پائے
کہ دیکھتے ہی اسے آنکھ اشک بھر لائے

یہ آفتاب سے سیکھا ہے حسن کم آمیز
کہ جب شباب پہ آئے سمیٹ لے سائے

ہنسا رہا تھا ابھی وہ، رلا رہا ہے ابھی
اسے کہو کہ کسی ایک بات پر آئے

نہ شاخ سے اسے توڑو یہ پھول کا حق ہے
کہ جس زمین سے پھوٹے اسی پہ مسکائے

بکھیرتا رہے خوشبو وہ چار سو لیکن
مرے گلاب سے کہنا چمن میں لوٹ آئے

بس ایک دید کا منظر اگر ملے محمود
تو میری آنکھ کا کاسہ ابھی چھلک جائے

(مبشر احمد محمود)

خود ساختہ مذہبی اجارہ داروں کی
چیرہ دستیاں

(پروفیسر سعود احمد خان۔ ربوہ)

(قسط سوم)

ابتدائی مسلمان ملّاؤں کا کردار

یہ بات عیسائیت سے مختص نہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امن پسندی اور پیار و محبت کی تعلیم کو چھوڑ کر تشدد کا طریق اختیار کیا۔ ہر مذہب کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ مرور زمانہ سے مذہب کچھ کا کچھ بن جاتا ہے اور اس میں سب سے بڑا ہاتھ خود اسکے مزعومہ اجارہ دار ملاؤں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ کس طرح علماء فتنہ و فساد کا موجب بنیں گے، ایسی واضح پیشگوئیاں کسی اور دین میں انکے اپنے علماء کے بارے میں دکھائی نہیں دیتیں چنانچہ مشکوٰۃ کتاب العلم ثالث اور کنزالعمال میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئیگا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور ان کے علماء، آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے، ان سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا سرچشمہ وہی ہونگے۔

بلکہ کنزالعمال میں تو یہاں تک لکھا ہے "ایک زمانہ میری امت پر اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس راہنمائی کی امید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی مانند پائیں گے"

چنانچہ جب مسلمانوں نے سیاست اور حکومت میں ملائیت کو داخل ہونے کی اجازت دی تو اس کا نتیجہ سوائے خونریزی اور بربریت کے اور کچھ نہ نکلا اور انسان کو پتہ چل گیا کہ دین محمدی والا اسلام اور دین ملا والا اسلام دو الگ الگ اسلام ہیں اس لئے اقبال کو کہنا پڑا۔

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

ساری تاریخ اسلام اس حقیقت سے بھری پڑی ہے۔ عباسی خلافت میں تو علماء کی آپس کی چپقلش۔ صوفیاء کے خلاف سازشوں اور فلسفیوں اور حکماء کے خلاف فتووں کی وہ بھرمار ہوئی کہ آجتک امت کو اس سے چھٹکارا نصیب نہیں ہوا۔ یہ دوسری بات ہے کہ مرنے کے بعد ہر کوئی رحمۃ اللہ بن گیا۔

کون سے ایسے ولی گذرے ہیں جنکو آپ سے
دکھ نہ پہنچے ہوں نہ جنکو کفر کے فتوے ملے
جیتے جی دیکھا یہی منصور سولی پر چڑھے
ہاں مگر جب مر گئے تو قبر پر ڈھولک بجے

مذہب میں اقتدار کا ہوس رکھنے والوں کے نزدیک مومن اور کافر کا فرق اٹھ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ملائیت میں حق و صداقت اور روحانیت نام کی کوئی چیز یا اقتدار اعلیٰ کی تمیز باقی نہیں رہتی۔ اس میں صرف ملا کی تشریحات پر آنکھ بند کرکے ایمان لانا ضروری ہوتا ہے ورنہ انکار کرنے والا نہ فاسق اور نہ منافق بلکہ سیدھا کفر کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینک دیئے جانے کے قابل ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جو شخص سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہوتا ہے وہی اول الکافرین بھی بن جاتا ہے۔ خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اسی بناء پر آپ کو واجب القتل قرار دیا گیا اور ایسے ملاؤں کو قاتل بھی کون میسر ہوتا ہے اس کا مقصود واحد و یگانہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی نہیں ہوتی بلکہ وہ قتامہ کی خوشنودی کا طالب ہوتا ہے جس کا بھائی خارجی تھا اور حضرت علیؓ کے خلاف کسی جنگ میں مارا گیا تھا۔ اس نے ابن ملجم کو اسی لئے اپنے سے شادی کرنے کی شرط حضرت علیؓ کے سر کو بتایا تھا۔ العیاذ باللہ۔ دین کے اجارہ دار خارجیوں کے کیمپ میں کسقدر گھی کے چراغ جلائے گئے ہوں گے جب انہوں نے حضرت علیؓ کی شہادت کی خبر سنی ہوگی۔ ان بدبختوں کو خیال بھی نہ آیا ہوگا کہ جس شخص کے قتل کا انہوں نے فتویٰ دیا اور پھر اس کو قتل بھی کردیا گیا وہ اللہ تبارک تعالیٰ اور اس کے رسول کو کسقدر محبوب تھا اور اسکا مارنے والا کس قدر ذلیل خواہشات میں مبتلا تھا۔ بس یہیں سے دین ملا یعنی ملائیت کا آغاز ہوتا ہے۔ "الدین للہ" اور "الحکم للہ" کی صف لپیٹ دی جاتی ہے۔ خواہ زبانوں سے کچھ کہا جارہا ہو۔ آخر حضرت علی کرم اللہ وجہ و رضی اللہ عنہ کے قتل کا فتویٰ دینے والوں کی زبانوں پر بھی تو الحکم للہ کا نعرہ تھا لیکن نیتوں کا فتور بھی نمایاں تھا۔

آج کے مُلّاّ

جنگ حکومتوں کا کھیل تصور کی جاتی ہے اور جنگجو سپاہی اس میں دونوں طرف اپنی شجاعت کا اظہار کرکے داد تحسین بھی پاتے ہیں اور انعام و اکرام بھی، پھر بھی قضیہ زمین برسر زمین ہی رہتا ہے۔ لیکن یہ ملا کا دین ہے جو قضیہ زمین کو بھی اپنے خیال میں آسمان پر لے جاکر ازخود اسکے فیصلے بھی کردیتا ہے گویا نعوذ باللہ وہاں بھی اسکی حکومت ہے۔

دور کیوں جائیں، ایران و عراق کی جنگ میں دونوں طرف کے ملاؤں نے فتوے دیئے کہ بس ہم حق پر ہیں اس لئے جیتے تو غازی اور مارے گئے تو شہید۔ اسی طرح عراق اور کویت کی جنگ میں سعودی عرب کویت کی طرف سے شریک جنگ تھا۔ یہاں بھی علماء کے فتوے موجود تھے اور دونوں طرف سے شہادتوں کے سرٹیفکیٹ بانٹے جارہے تھے جبکہ سعودی عرب اور کویت کی حمایت مین عیسائی امریکی طاقت اور اسکے یورپی اتحادی عیسائی قومیں بھی ساتھ دے رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں سے لڑتے ہوئے ان کے مخالف دشمن کافروں سے امداد نہ لی کیونکہ محض اللہ کی خاطر لڑی جانے والی جنگ میں کافروں سے مدد لی جائے، یہ تو بیرون میں اپنے ہاتھ سے گٹھلیاں ملانے والی بات ہوئی۔ وائے افسوس یہاں اللہ وحدہ لاشریک لہ کہنے والوں کی غیرمسلموں کے ہاتھوں ہلاکت کا کارنامہ انجام دیکر خوشیاں منائی جا رہی تھیں کہ خدا نے غازی بنایا۔ مارا مسلمانوں کو کافروں نے اور ان مرنے والے مسلمانوں کے مسلمان دشمن اپنے گھروں میں بیٹھے ہی غازی بن گئے۔

آج مسلمان بات بات پر جہاد کا نام لیتے ہیں لیکن جہاد کرتا کوئی نہیں۔ فلسطین کے لئے حرم کعبہ میں بیٹھ کر مسلمان سربراہان مملکت نے جہاد کا اعلان کیا لیکن نتیجہ کیا نکلا کہ جب لڑائی کے ذریعہ فلسطین نہ لے سکے تو یاسر عرفات کو اپنے مجاہدین کے ساتھ وہاں سے نکلنا پڑا۔ مگر اس حالت میں کہ یونانی بحری جہاز انکو لے جارہے تھے اور فرانسیسی ہوائی جہاز اوپر سے ان پر سایہ فگن کہ دشمن ان پر حملہ نہ کردے۔ اور اب صلح کرکے واپس آئے ہیں تو وہ بھی امریکہ کے بل بوتے پر کہ اسکی شرائط پر صلح کی ہے۔ کشمیر میں ۱۹۴۷-۴۸ء میں پاکستانی مسلمان رضاکار لڑ رہے تھے اور مولانا مودودی صاحب نے عین اسی وقت مسئلہ جہاد کا شاخسانہ چھیڑ دیا کہ کشمیر میں جنگ جہاد نہ تھی حالانکہ محاذ پر لڑنے والوں میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہ کیا تھا کہ پہلے اس بات کا فیصلہ ہوجائے کہ یہ جنگ جہاد ہے یا کہ نہیں۔ افغانستان میں امریکہ نے چالیس لاکھ افغانوں کو بےگھر کرواکر پھر ان کو اسلحہ اور روپیہ دے کر لڑائی لڑی اور جس طرح خود ویتنام میں اپنی دال کچی کرائی تھی اس کا بدلہ روس سے افغانستان میں لے لیا کہ روس کو وہاں سے بھاگنا پڑا۔ لیکن ملا خوش کہ چالیس لاکھ مسلمان بھائی بےگھر ہوگئے تو کیا، ہم نے جہاد جیت لیا۔ لیکن کیا جہاد اس طرح جیتا جاتا ہے کہ وہ چالیس لاکھ تو آج بھی بےگھر ہیں اور افغانستان میں جو خانہ جنگی میں جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے وہ جگ ہنسائی الگ۔ اتنے افغان روسیوں کے ہاتھوں شہید نہیں ہوئے جتنے اب تین سال میں اپنوں کے ہاتھوں مارے جاچکے ہیں اور ابھی کتنے اور مرنے ہیں۔ اگر ملاں بیچ میں نہ ہوتا تو ممکن ہے افغانستان میں امن ہوچکا ہوتا کیونکہ ملا کے نزدیک جھوٹ بولنا کم از کم جنگ میں تو جائز ہے۔ کئی بار صلح کے سمجھوتے ہوئے اور ہر بار لڑائی پہلے سے زیادہ بھڑک اٹھی۔ کہا جاتا ہے کہ جان بچانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے لیکن یہاں تو کلمہ گو مسلمان کو اور زیادہ شدت سے مارنے کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ملا کو نہ دین پیارا نہ اصول پیارا اور نہ سچ پیارا۔ اس کو اپنی چودھراہٹ اور ذاتی تفوق پیارا ہوتا ہے۔ اس کے لئے وہ نہ ظلم اور انصاف میں تمیز کرتا ہے اور نہ خودغرض نفس پرستوں اور قربانی کرنے والے مخلصوں میں۔ یہی وجہ تھی کہ تیرھویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور شاہ اسماعیل شہید کا سکھوں کے خلاف جہاد ناکام ہوا۔ ادھر یہ بزرگان دین (اللہ کی بےشمار رحمتیں انکی پاک روحوں پر ہوں) بنگال بہار اور اودھ اور آگرا، دہلی۔ راجپوتانہ سے سرفروش مجاہدین کی فوج لےکر شمال مغربی سرحدی علاقہ کے پہاڑوں میں آئے جہاں کی آب و ہوا سے یہ میدانی لوگ ناواقف تھے۔ گرم علاقوں کے رہنے والوں کی صعوبتیں الگ۔ اس پر بعض علماء کہلانے والوں کے فتنوں اور الزاموں کا مقابلہ الگ۔ صرف اس آخری جنگ میں جو بالاکوٹ کے پہاڑوں میں سکھوں سے لڑی گئی چھ سو مجاہدین شہید ہوئے۔ حضرت مولانا اسمٰعیل بھی شہید ہوئے جو بارھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ کے پوتے تھے اور خود حضرت سید احمد بریلوی کے بارے میں بھی انکے شہید ہوجانے کی روایات ہیں اگرچہ انکا روپوش ہوجانا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ اس عبرت ناک شکست کی وجوہات میں سے ایک اور سب سے اہم وجہ وہی ہے جو ہمیشہ غداروں کی شکل میں قوموں کی تباہی کا باعث ہوجایا کرتی ہے۔ مقامی پٹھان ایسے ملاؤں کے زیر اثر تھے جو حضرت سید صاحب اور حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب کے عقائد سے متفق نہ تھے چنانچہ مشہور مورخ پروفیسر اشتیاق حسین قریشی اپنی کتاب Ulema in Politics میں لکھتے ہیں۔

"مقامی رؤسا کو ایک محضرنامہ موصول ہوا جس پر بہت سے علماء کی مہریں ثبت تھیں جن میں سید صاحب (سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) کو انگریزوں کا ایجنٹ بتایا گیا تھا۔ جن کو اس علاقہ کی معلومات اکٹھی کرکے انگریزوں کو ان سے مطلع کرنے کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ بظاہر تو وہ ایک جہاد کرنے آئے تھے لیکن درپردہ مقصد لوگوں کے ایمان کو خراب کرنا تھا۔ انہوں نے ایک نیا مذہب اختراع کیا ہے جو کسی ولی اللہ یا کسی اور کی روحانی عظمت کا قائل نہیں۔ ان اطلاعات کے ساتھ محضر نامہ میں سب مسلمانوں کو اکسایا گیا تھا کہ وہ متحد ہوکر سید صاحب کو اور انکے متبعین کو ہلاک و برباد کردیں پیشتر اسکے کہ یہ مجاہدین کسی اور شرارت کے مرتکب ہوں۔" (صفحہ ۱۵۱)

سارا فساد ملا کو دین میں ٹھیکیداری دینے سے پیدا ہوا۔ اس اجارہ داری پر ظاہری علم کی بنا پر ملا قبضہ کرلیتا ہے حالانکہ علم کے یہ معنی نہیں کہ چند چیزوں کو طوطے کی طرح رٹ لیا جائے بلکہ اصل چیز بصیرت ہے۔ لایعنی بحثوں نے ابتدائی زمانہ سے امت میں فساد برپا کر رکھا ہے۔ کہیں تقدیر کا مسئلہ جبر و قدر کا ہے، کہیں رؤیت الٰہی نے دماغوں کو پریشان کیا، کبھی خلق قرآن کا شاخسانہ ظلم و ستم کا موجب بنا۔ حتیٰ کہ آمین بالجہر، رفع یدین، فاتحہ خلف الامام، تقلید اور غیرتقلید اور آخر وہابی یا اہل حدیث اور پیر پرست، دیوبندی اور بریلوی۔ یہ سب بعد کے اضافے تھے ورنہ شیعہ سنی اختلاف نے پہلے ہی امت کو دو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا جو آج تک چلا آتا ہے۔ یہ تمام مسائل اس لئے کھڑے کئے گئے کہ دین میں اجارہ دار لوگ اپنی من مانی کرانے کے لئے اور اپنے حلوے مانڈے کے لئے لوگوں کو لڑائیں ورنہ یہ مسائل نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اور نہ صحابہ

MOST AUTHENTIC
INDIAN FOOD
GRANADA
TAKE AWAY
202 ROUNDHAY ROAD
LEEDS
TELEPHONE 0532 487 602

کرام رضوان اللہ علیہم کے دور میں۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ملا لوگ ہمیشہ ذاتی اغراض کے لئے مسائل کھڑا کرتے ہیں ورنہ انکو نہ دین کی سربلندی مدنظر ہوتی ہے اور نہ مسلمانوں کی فلاح کا خیال ہوتا ہے۔ اپنے مفاد میں خواہ ان کو غیر مسلموں کی امداد لینی پڑے بلکہ غیر مسلموں کی اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف امداد کرنی پڑے۔ اوپر عراق کے خلاف خواہ اسکی غلطیوں کی بنا پر ہی سہی کویت اور سعودی عرب کے امریکہ اور یورپین عیسائی طاقتوں سے مدد لینے کی مثال دی جاچکی ہے۔ اگر عراق غلطی پر تھا بھی تو قرآن مجید نے مسلمان حکومتوں اور ملکوں کے اختلافات حل کرنے کا یہ طریقہ نہیں بتایا بلکہ وہاں یہ ارشاد ہے۔

(الحجرات: ۱۰)

اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرادو پھر اگر صلح ہوجانے کے بعد ان میں سے کوئی دوسرے پر چڑھائی کرے تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کریں۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان دونوں لڑنے والوں کے درمیان صلح کرادو اور انصاف کو مدنظر رکھو اور اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

لیکن افسوس یہ قرآنی تعلیم مدنظر نہ رکھی گئی بلکہ مسلمانوں کی ایک ابھرتی ہوئی طاقت پنپنے بغیر کچھ اپنے کرتوتوں کے سبب اور کچھ اپنوں کی ستم ظریفی کے ہاتھوں ختم ہوکر رہ گئی۔ اگر مسلمانوں کا اتحاد ہوتا اور آپس کے اختلافات خود ہی حل کرلیا کرتے تو بھلا کسی میں طاقت تھی کہ مسلمانوں کی طرف آنکھ اٹھا سکتا۔ سچ ہے دیوار کھوئی آلو نے گھر کھویا گھر والوں نے۔

مُلّا اور برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی سیاست

خود ہمارے برصغیر پاک و ہند کی مثال لیجئے کس طرح علماء کہلانے والے خود مسلمانوں کے خلاف اس وقت اغیار کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن گئے جب مسلمانوں میں ایک قوی قیادت ابھر رہی تھی یا کسی خطہ میں مسلمانوں کا مستقبل روشن تر دکھائی دینے لگا تھا۔ ہم پروفیسر اشتیاق حسین قریشی کی کتاب Ulema in Politics کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"ہم نے دیکھا جب مولانا محمد علی کے کانگریس کے ساتھ اختلافات بڑھ گئے تو کس طرح علماء کا وہ گروہ جس نے بعد میں مجلس احرار کے نام پر اپنے آپ کو منظم کیا ان پر حملہ آور ہوا تاکہ ان کی سیاسی قیادت کا خاتمہ کردے۔ وہ ان تمام معاملات میں جو ملکی اہمیت کے حامل تھے کانگریس کی پیروی کرتے رہے لیکن اپنے وجود کی افادیت کو ایسی تحریکات سے بھی ثابت کرنے میں کوشاں رہے جو خود انکی چلائی ہوئی تھیں۔ یا پھر ایسی تحریکات کی حمایت میں سرگرداں رہے جن میں کانگریس کو دلچسپی تو تھی لیکن وہ کھل کر کھیلنا نہیں چاہتی تھی۔ ان میں سے ایک تحریک کشمیر میں انتظامی اور سیاسی اصلاحات سے متعلق تھی۔ وہاں کا ہندو مہاراجہ اس بیدردی کے ساتھ (مسلم۔ ناقل) آبادی کو کچلنے میں مصروف تھا کہ برعظیم کے کسی اور خطہ کی آبادی کا ایسا برا حال نہ تھا۔ ان کے حق میں قادیانیوں نے آواز اٹھائی اور کشمیر میں حکومت کی بدانتظامی کے تحت انکی حالت زار کے خلاف احتجاجی مہم کا آغاز کیا۔ چونکہ قادیانی عام طور پر سیاسی احتجاجی سرگرمیوں سے الگ تھلگ رہے تھے اور انہوں نے اپنی حکمت عملیاں عموماً انگریزی حکومت سے تعاون پر قائم کی ہوئی تھیں، کانگریس کے ارباب حل و عقد کو خدشہ ہوا کہ کہیں اس (کشمیر کے۔ ناقل) معاملہ میں ان کو حکومت کی پشت پناہی حاصل نہ ہو۔ کانگریس کسی ایسے احتجاج کو کامیاب ہوتا نہیں دیکھنا چاہتی تھی جسکی پشت پر حکومت کا ہاتھ ہو تاکہ اسکے نتیجہ میں کشمیری خود اس کے اپنے رویہ کے متعلق کسی ابہام کا شکار نہ ہو جائیں۔ نیز ان حالات میں کانگریس نے اس معاملہ میں اپنی کسی کھلی دخل اندازی کو مناسب نہ جانا کیونکہ ہندوؤں کا انتہا پسند طبقہ کشمیر میں ہندو راجہ کی حکومت کے مفاد کے خلاف کسی اقدام کو اچھی نظر سے نہ دیکھتا خواہ بعد میں آزادی سے ذرا قبل پنڈت جواہر لال نہرو کا کشمیریوں (مسلمانوں۔ ناقل) کی کسمپرسی کی حالت پر (مصلحت آمیز۔ ناقل) رویہ اس سے مختلف بھی ہوگیا ہو۔ اور یہ بات بھی بجا طور پر کہی جاسکتی ہے کہ قادیانیوں کو ریاست میں اپنا اثر رسوخ بڑھانے کا موقع نہیں دیا جاسکتا تھا۔ پس احرار کو اکسایا گیا۔ ان کے لئے یہ ایک غیبی مدد سے کم بات نہ تھی کیونکہ وہ محسوس کر رہے تھے کہ انکی ہردلعزیزی میں کمی واقع ہو رہی تھی اس لئے کشمیر میں دخل اندازی ایک اچھی شہرت حاصل کرنے کا سبب ثابت ہوگی۔ احرار نے اچھی خاصی تعداد میں اپنے کارکن جیل میں تو بھجوادیئے لیکن وہ ریاست کے اندر مستقبل میں کام کرنے کے لئے کوئی خاص قدم نہ جما سکے۔ قادیانیوں کی احرار نے تحت مخالفت کی جسکی وجہ سے وہ بھی ناکام ہوگئے۔ صرف نیشنل کانگریس ہی وہ واحد جماعت تھی جس کو غیر متوقع طور پر بیک وقت تین کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ قادیانی کشمیر کی جدوجہد سے ہٹادیئے گئے۔ برطانوی حکومت کو اس معاملہ میں بالکل غیرجانبدار ہونا پڑا۔ یا وہ اس طرح اس جدوجہد کی مخالفت پر آمادہ ہوگئی کیونکہ وہ احرار کو کشمیر میں کامیاب دیکھنا نہ چاہتی تھی پس مہاراجہ اقتدار اعلیٰ یعنی برٹش گورنمنٹ کی حمایت سے محروم نہ رہا۔ کانگریس پر بھی کھل کر مہاراجہ کے خلاف کام کرنے کا الزام عائد نہ کیا جاسکا کیونکہ جو کچھ ہوا وہ کانگریس کے کسی ادارہ یا تنظیم کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکا ورنہ بھانڈا پھوٹ جاتا۔ بایں ہمہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ذریعہ مہم کی باگ ڈور کانگریس کی قیادت عظمیٰ کے ہاتھ میں ہی رہی"۔ (صفحہ ۳۱۹)

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کس طرح احراری ملاؤں نے کشمیریوں کے ساتھ غداری کی اور مسلمانوں کو نقصان پہنچاکر غیر مسلموں کے مفاد کی خدمت کرتے رہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ احمدیوں کو انگریز کشمیر میں اکسا رہے تھے تو یہ ایک ایسا مفروضہ ہے جس کو کسی صورت ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ خود پروفیسر قریشی بھی اس کو کانگریس کا محض ایک خیال ہی کہتے ہیں۔ یقینی بات وہ بھی نہیں لکھتے۔ ظن اور یقین میں بہت فرق ہوتا ہے۔

دین کے معاملہ میں خود ساختہ مذہبی اجارہ داروں کا یہی طرز عمل ہوا کرتا ہے کہ اپنا مفاد خود دین اور ہم مذہبوں کے اجتماعی مفاد پر فائق رہے۔ خاص طور سے اسلامی ملا کا ہمیشہ سے یہی وطیرہ رہا۔ ایک طرف اس نے اسلام کو مکمل ضابطہ حیات بتایا تو دوسری طرف یہ بھی دعویٰ کیا کہ دین کا علم صرف خود اس کو یعنی ملا کو ہے۔ اس لئے سب مسلمانوں کو آنکھ بند کرکے اسکے پیچھے چلنا چاہئے چاہے وہ عبادت ہو یا معاشرتی میل ملاپ یا معاشی معاملات۔ حتیٰ کہ سیاست بھی۔ اگر کوئی مسلمان کہلانے والا اس سے اختلاف کرے تو اس نے دین سے روگردانی کی۔ اول تو اپنے آپکو مسلمان کہنے کا حق ملا کسی کو دیتا ہی نہیں۔ نہ کسی کو کسی اور کے اسلام کو تسلیم کرنے کا حق حاصل ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کو ملا مسلمان کہے اور جس کو ملا مسلمان نہ مانے تو گویا وہ مرتد ہوا اسلئے گردن زدنی ٹھہرا۔ اب اس کا وہی حال ہونا چاہئے جو خارجی کے ہاتھوں سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہوا۔ یا یزیدیوں پلیدیوں نے امام معصوم سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا کیا۔ یا امام محمد نفس زکیہ کا خلیفہ عباسی منصور کے حکم سے ہوا یا وہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح قید میں رہے یا حضرت امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کی طرح کوڑوں کا سزاوار ٹھہرے یا منصور حلاج کی طرح سولی چڑھایا جائے۔ یا شہاب الدین سہروردی المقتول کی طرح قتل ہو۔ یا سرمد کی طرح مارا جائے یا حضرت مظہر جان جاناں کی طرح کسی کے خنجر ستم کا شکار ہو۔ یا پھر تحریک پاکستان کے دوران مولانا مظہرالدین ایڈیٹر الامان و وحدت دہلی کی طرح دن دہاڑے اپنے دفتر میں علماء کے فدائین کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے۔ یاد رہے کہ یہ مولانا بھی فاضل دیوبند تھے لیکن انکو جمعیت علماء ہند کا ہندو کانگریس کے ساتھ اتحاد پسند نہ تھا۔ ایک روایت کے مطابق مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی جناح کو سب سے پہلے قائد اعظم کے خطاب سے انہی نے پکارا تھا۔

(Sharf al Mujahid: Quaid-i-Azam Jinnah studies in interpretation, Quaid-i-Azam Academy Karachi, 1981 p.702)

ہم پھر پروفیسر اشتیاق حسین قریشی کی کتاب Ulema in Politics کا ایک اقتباس درج ذیل کرکے اس مضمون کا اختتام کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"ان علماء میں سے جو کانگریس کے ساتھ علماء کی ہمنوائی پسند نہ کرتے تھے ایک مولانا مظہرالدین مالک و مدیر الامان دہلی بھی تھے (یہ وہ چند گنتی کے علماء تھے جن کو جمعیت العلماء ہند نے راندہ درگاہ کردیا تھا اور اگرچہ انہوں نے اپنی جمعیت کانپور کے حوالہ سے الگ بنائی تھی جہاں یہ اختلاف رونما ہوا تھا۔ لیکن اس جمعیت کو علماء کی بڑی اکثریت نے درخور اعتنا نہ سمجھا اور اب یہ اپنی ذاتی حیثیت میں مسلم لیگ کے ساتھ تھے۔ ناقل) یہ مفاد کی جدوجہد میں سرگرم کارکن تھے...... ان کا اخبار ہندوؤں کی ان تمام چالوں کے خلاف لکھا کرتا تھا جو مسلمانوں کے لئے ضرر رساں تھیں...... انہوں نے مسلم لیگ کی اس وقت سے حمایت کی جب وہ عوامی سیاست میں داخل ہوئی۔ علماء کی غیر رواداری ۱۹۳۸ء میں انکے قتل پر منتج ہوئی۔ یہ بات اس وقت زبان زد عام تھی کہ قاتل کو ایک ایسے کتب فروش کی اشیرباد حاصل تھی جو جمعیت (العلمائے ہند۔ ناقل) کے حلقوں کے بہت قریب تھا۔ جرم کا ارتکاب کرتے وقت اس قاتل نے (مقتول مظہرالدین صاحب سے۔ ناقل) کہا تھا "کیوں تم علمائے اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہو؟ لو اب اس کا مزا بھی چکھو"۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کیا اس حملہ کا مقصد واقعی قتل عمد تھا یا تشدد کے ساتھ وہ محض ایک ڈراوا تھا۔ لیکن بہرحال یہ افسوسناک واقعہ اسی حملہ کی طرح تھا جو خود قائد اعظم کی زندگی پر بمبئی میں کیا گیا تھا۔ کانگریسی علماء اور ان کے ساتھیوں نے مولانا مظہرالدین کے خلاف اس قدر ژولیدہ بیانی کی تھی کہ اگر قاتل کوئی خریدا ہوا مجرم نہ بھی ہو تب بھی اس نے علماء کی باتوں سے متاثر ہوکر ایسے شخص کو قتل کردیا جس نے دلیری سے مسلمانوں کے مفاد کے خلاف اغیار کی چالوں کے پردے چاک کردیئے تھے اور جس کی ہمت نے آخر تک اس کا ساتھ نہ چھوڑا تھا کیونکہ اس وقت بھی جبکہ اسکے جسم سے خون کے فوارے چھوٹ رہے تھے اس نے چند قدم تک قاتل کا پیچھا کیا۔ پھر وہ گر گیا اور جان جان آفریں کے سپرد کردی"۔ (صفحہ ۳۵۷)

پروفیسر قریشی صاحب نے حاشیہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ "یہ حقائق مصنف (قریشی صاحب۔ ناقل) کی ذاتی یادداشت پر مبنی ہیں۔ اس زمانہ میں دہلی کے تمام باخبر شہریوں کو ان باتوں کا علم تھا"۔ (صفحہ ایضاً)

باقی صفحہ نمبر ۱۳

خطبہ جمعہ

مقابلے کے وقت جھوٹ نہ بولنا اور جھوٹ کا سہارا نہ لینا یہ دلائل میں قوت اور عظمت پیدا کرنے والی بات ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳۰ جون ۱۹۹۵ء مطابق ۳۰ احسان ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ﴿۱۸﴾

(سورہ رعد: ۱۸)

اس آیت کے مضمون پر روشنی ڈالنے سے پہلے یا اس آیت سے اس مضمون کی روشنی حاصل کرنے سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا چھٹا سالانہ جلسہ شروع ہو رہا ہے اور یہ تین دن جاری رہ کر ۲ جولائی کو اختتام پذیر ہوگا۔ اسی طرح آج ہی یو کے کی مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے۔ اسلام آباد میں اس وقت یہ اجتماع ہو رہا ہوگا اور یہ بھی تین دن جاری رہے گا تو ان دونوں کی طرف سے اس خواہش کا اظہار تھا کہ ان کا ذکر خیر اس خطبے کے موقع پر کر دیا جائے۔ گوئٹے مالا نے مزید یہ لکھا ہے کہ آج ہمارے لئے یہ اس لحاظ سے بھی تاریخی دن ہے کہ اس سے پہلے اگرچہ باقی ارد گرد کے ممالک میں تو ٹیلی ویژن کے ذریعے آپ سے رابطہ قائم ہو گیا تھا مگر ان کے لئے کچھ دقتیں تھیں جس کی وجہ سے اب تک وہ ٹیلی ویژن کے ذریعے عالمی احمدیہ سروس میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ کہتے ہیں آج پہلی دفعہ اللہ کے فضل سے ہماری دقتیں دور ہو گئی ہیں اور ہم اس وقت ایم ٹی اے کے ذریعے آپ لوگوں کو دیکھ رہے ہیں اور جو پہلے پروگرام جاری ہوئے تھے وہ شامل ہیں اس میں، اور اب جو خطبہ ہو رہا ہے کہتے ہیں اس کو بھی ہم دیکھ رہے ہونگے۔ اس لئے خصوصیت سے آپ ہمیں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھیں اور السلام علیکم کہیں۔ پس میں آپ سب کو محمد اکرم صاحب عمر جو امیر ہیں گوئٹے مالا کے ان کو بھی، ڈاکٹر جمال الدین صاحب ضیاء کو بھی، طوماس لوئیس جو مقامی احمدی ہیں ماشاء اللہ مخلص ہیں، اکرم خالد صاحب، لوکاس صاحب، طاہر عبداللہ اور ان کے بیٹے جو امریکہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں اس وقت، یونائیٹڈ اسٹیٹس میں آئے ہوئے ہیں اور ڈش انٹینا ٹھیک کروانے میں ان کی کوششوں کا بڑا دخل ہے۔ اسی طرح یحییٰ رشید صاحب ہیں وہاں مستورات ہیں بچگان ہیں ان سب کو میں اپنی طرف سے بھی اور آپ سب کی طرف سے بھی محبت بھرا سلام پیش کرتا ہوں اور اس عالمی تقریب میں شمولیت پر مبارک باد دیتا ہوں۔

اسی طرح روز مرہ اللہ کے فضل سے یہ سلسلہ پھیلتا جا رہا ہے، صرف احمدیوں ہی میں نہیں بلکہ غیر احمدیوں میں بھی ایم ٹی اے کی مقبولیت بہت بڑھ رہی ہے اور اس کے نتیجے میں پھر مخالفتیں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ ایسے ممالک میں جہاں کے اخبارات میں احمدیت کا ذکر ہی کوئی نہیں آتا تھا جب سے لوگوں نے ایم ٹی اے کے ذریعے رابطہ قائم کیا ہے اور اپنے تاثرات ماحول میں بیان کرنے لگے ہیں اس وقت سے وہاں بھی مخالفتوں کا زور اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اور یہ جو پہلو ہے تبلیغ کا اور مخالفت کا یہی وہ پہلو ہے جو اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے اور اس کے فوائد پر بھی اسی آیت نے روشنی ڈالی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا" بظاہر تو لفظی ترجمہ ماضی کا ہے کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔ مگر اگلا مضمون بتا رہا ہے کہ یہ ایک جاری سنت کا ذکر ہے۔ اس لئے یہاں یہ ترجمہ کرنا نہ صرف جائز بلکہ سیاق و سباق کے عین مطابق ہوگا کہ اللہ آسمان سے پانی اتارتا ہے۔ "فسالت اودیۃ بقدرھا" وادیاں اپنے اپنے ظرف کے مطابق بھر جاتی ہیں اور بہہ پڑتی ہیں۔ جب کہا جاتا ہے کہ آنکھیں جاری ہو گئیں تو مراد یہ ہے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب کہتے ہیں وادیاں بہہ نکلیں تو مراد ہے کہ اتنا پانی آیا کہ وادیوں میں پانی کے دریا بہہ پڑے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر وادی اپنی توفیق کے مطابق بھرتی ہے اور بہنے لگتی ہے۔ "فاحتمل السیل زبداً رابیا" اور یہ جو سیلاب ہے یہ جھاگ بھی بہت اٹھاتا ہے۔ ایسی جھاگ جس کے اندر اوپر آنے کی خاصیت ہے۔ جو اس کے نیچے پانی ہے یا اور وزنی معدنیات ہیں یا زرخیز مٹی جو پانی میں گھلی ہوئی ہے اس سب کو وہ جھاگ ڈھانپ لیتی ہے دیکھنے میں ایک جھاگ کا طوفان دکھائی دیتا ہے۔ فرمایا "ممایوقدون علیہ فی النار ابتغاء حلیۃ او متاع زبد مثلہ" وہ سب چیزیں جن کے زیور بنانے کے خاطر یا اور قیمتی سامان بنانے کے لئے یہ استعمال کرتے ہیں اور ان پر آگ پھونکتے ہیں اور آگ پھونک کر پگھلاتے ہیں ان کو۔ ان چیزوں میں سے بھی ایک جھاگ اٹھ کر اوپر آ جاتی ہے "فاما الزبد فیذھب جفاء" پس جو جھاگ ہے وہ تو ضائع چلی جاتی ہے اس کو تو سنار بھی ایک طرف کر کے پھینکتا چلا جاتا ہے۔ "واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض" اسی طرح آسمان سے جب پانی اترتا ہے اس پر بھی جھاگ اٹھتی ہے وہ ضائع چلی جاتی ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں جو فائدہ پہنچانے والی چیزیں آسمان سے بارشوں کے ساتھ اترتی ہیں یا زمین میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتی ہیں۔ "یمکث فی الارض" وہ باقی رکھی جاتی ہیں۔ وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہیں۔ پس جھاگ کا نظارہ تو آنی جانی ہے، ایک فانی سا قصہ ہے۔ ادھر جھاگ اٹھی ادھر سوکھ کر یا ویسے ہی ہوا اڑا کر لے گئی یا ضائع ہو گئی۔ سمندر کے کنارے، دریاؤں کے کنارے، طغیانیوں کے بعد ایسی جھاگ تنکوں اور خس و خاشاک سے بھری ہوئی یا اور گندگیوں کے ساتھ ملوث آپ کو ملتی ہے لیکن کبھی کوئی اس طرف توجہ نہیں دیتا چند دن میں پھر وہ بھی نظر سے غائب ہو جاتی ہے۔ ہاں جو سیلاب میں فائدہ پہنچانے والی چیزیں ہیں، وہ زرخیز مٹی پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور بہت سی چیزیں ہیں، قیمتی معدنیات جو اس کے ساتھ آتی ہیں اور آسمان کی بجلی سے جو زرخیزی پیدا ہوتی ہے سیلاب کے پانی میں وہ بھی شامل ہو جاتی ہے اور وہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو باقی رہتی ہیں اور زمین کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ یہ جو بارش ہے یہ ایک دن میں اس سے زیادہ کھاد بنا دیتی ہے جتنی سارا سال ساری دنیا کے تمام کارخانے مل کر جو بناتے ہیں اس سے زیادہ ایک دن میں بارشوں کے نتیجے میں جو آسمانی بجلی سے کھاد بنتی ہے وہ زیادہ ہوتی ہے۔ تو تمام تر بناء آسمان ہی پر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کذالک یضرب اللہ الحق والباطل" اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے اس پر غور کرو تو تمہیں سمجھ آئے گی حق کیا ہے باطل کیا ہے اور حق اور باطل کا آپس میں کیا رابطہ ہے۔ "واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ کذالک یضرب اللہ الامثال" اسی طرح اللہ امثال پیش کیا کرتا ہے۔

میں گزشتہ خطبے میں بھی یہ مضمون بیان کر چکا ہوں کہ حق کا تبلیغ سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی ہے اس میں دراصل کامیاب دعوت الی اللہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور ان مخالفتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے جو آسمان سے پانی اترنے کے نتیجے میں ضروری ہوتی ہیں۔ اور نقشہ ایسا خوبصورت کھینچا گیا ہے کہ اس سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ جہاں یہ شور پڑے گا وہیں فائدہ بھی ہوگا۔ جہاں خاموشی رہے گی وہاں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ فرماتا ہے "فسالت اودیۃ بقدرھا" وادیاں اپنی اپنی توفیق کے مطابق سیلاب دکھاتی ہیں۔ بارش تو ہر جگہ برابر اترتی ہے لیکن جن وادیوں میں یہ توفیق ہے کہ اس کے پانی کو سمیٹیں اور پھر زور سے بہائیں وہاں یہ نظارے دیکھتے۔ اور جہاں یہ نظارہ نہیں دیکھتے وہاں کوئی خاص باقی رہنے والا فائدہ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ پس اس میں جو Excitement کا نقشہ کھینچا گیا ہے ایک ہنگامے کا، ایک شور کا، ایک جوش و خروش کا وہ تبلیغ کے مضمون پر بعینہ چسپاں ہوتا ہے۔ جن علاقوں میں ٹھنڈا ٹھنڈا معاملہ چلا آ رہا تھا سال ہا سال سے، بعض علاقوں میں پچاس سال سے کوئی شور نہیں تھا اور کوئی تبلیغ نہیں ہو رہی تھی۔ جب شور پڑا ہے تو پھر جھاگ بھی اٹھی ہے اور یہ جھاگ پانی پہ تو دکھائی نہیں دیتی مگر مخالف ملاں کے منہ پر دکھائی دیتی ہے۔ واقعی طیش میں آ کر جو تقریریں پھینکتے ہیں تو منہ سے جھاگ برس رہی ہوتی ہے اور یہ نقشہ جو ہے روحانی طور پر یہ کس طرح جھاگ دکھائی دیتی ہے وہ آنکھوں کے سامنے نظر آ رہا ہوتا ہے۔ جہاں یہ جھاگ دکھاتے ہیں اور جوش دکھاتے ہیں ان کی جھاگیں تو ضائع چلی جاتی ہیں کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جوش و خروش کے نتیجے میں زرخیز مٹی ضرور اٹھتی ہے اور وہ زمین کو فائدہ پہنچانے لگتی ہے اور بہت سے قیمتی اجزاء جو انسانی سوسائٹی میں مدفون ہوتے ہیں وہ صلاحیتوں کی طرح ہیں۔ ان میں بڑی اچھی اچھی صلاحیتیں ہیں لیکن عملاً حرکت میں نہیں آ

رہی ہوتیں۔ جب یہ مخالفت کا جوش اٹھتا ہے اور آپ دیکھتے ہیں کہ ایک سیلاب کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے تو وہ دبی ہوئی صلاحیتوں کے مالک اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور وہ پھر مستقل زمین کا فائدہ دینے والا حصہ بن جاتے ہیں۔

ہر داعی الی اللہ کو اپنے اندر سچائی کے معیار کو بلند کرنا ہوگا اور یہ اگر سچائی کا معیار روزمرہ کی زندگی میں آپ کے اندر، آپ کے ماحول میں، آپ کے گھروں میں موجود نہیں ہے تو تبلیغ کے موقع پر کبھی آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا

یہی حال اس وقت ساری دنیا میں تبلیغ میں دکھائی دے رہا ہے، کوئی بھی استثناء نہیں۔ جہاں جہاں بھی یہ مہمات چلی ہیں وہیں مخالفت کا شور بھی اٹھا ہے، وہاں تکلیفیں بھی پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے اور کئی جگہ پہنچائی گئی ہیں۔ مگر یہ جھاگ جو ہے یہ نقصان کوئی نہیں پہنچا سکی۔ آہستہ آہستہ ایک کنارے لگ گئی یا لگتی چلی جارہی ہے۔ لیکن تبلیغ کے نتیجے میں ان علاقوں کی جو مخفی صلاحیتیں تھیں، وہ مدفون تھیں ایک طرح سے، ان کو سیلاب نے اٹھایا ہے اور اٹھا کر پھر ان کا انتشار کیا ہے۔ جو زرخیز وادیاں نہیں تھیں وہاں بھی پہنچا دیا ہے۔ یہ سلسلہ اب چل نکلا ہے اور اس زور سے کل عالم میں رونما ہو رہا ہے کہ واقعۃً بعض علاقوں میں سیلاب کی سی کیفیت ہے۔ جو رپورٹیں آرہی ہیں ان سے آدمی یہ پڑھ کر حیران ہو جاتا ہے کہ وہ جگہیں جہاں گزشتہ پچاس سال میں دس ہزار بھی احمدی نہیں ہوئے تھے وہاں چند مہینے کے اندر اندر پچاس پچاس ہزار ہو گئے ہیں اور بعض جگہ ایک لاکھ سے اوپر چلے گئے ہیں۔ وہی علاقے ہیں، وہی لوگ ہیں، آسمان کا پانی بھی تھا لیکن یہ سیلاب کی کیفیت نہیں تھی کیونکہ "قدرھا" کی شرط پوری نہیں ہوئی تھی۔ آسمان سے جو پانی اترتا ہے اسے وادی اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق لے کر پھر اس کا سیلاب بناتی ہے۔ جن دلوں میں وہ نازل ہوا ہے وہ تو مومن دل ہی ہیں اگر ان میں کوئی ہنگامہ نہ ہو، ان میں وہ پانی بھر کر ایک سیلاب کی کیفیت پیدا نہ کرے تو وہ فوائد جو قرآن کریم کی آیت ہمارے سامنے رکھ رہی ہے یہ حاصل نہیں ہو سکتے۔ پس وہ جو ایک Excitement کی کیفیت ہے وہی ہے جو انقلاب برپا کیا کرتی ہے اور ٹھنڈے دل جو ہیں ان سے کبھی بھی دنیا میں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا کہ ۔

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

تو تبلیغ میں دیوانگی کی جو ضرورت ہے یہ اسی لئے ہے کہ اس سے Excitement پیدا ہوتی ہے اور Excite ہوئے بغیر نہ آپ تبلیغ کا حق ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں نہ لوگوں میں توجہ پیدا ہوتی ہے، دیوانگی سے ہوتی ہے۔ جب ایک جوش پیدا ہو جائے تو آپ کے ساتھ علاقہ جاگ اٹھتا ہے مولوی جو دبے بیٹھے تھے وہ بھی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور یہی منظر سامنے آتا ہے جو قرآن کریم کی یہ آیت کھینچ رہی ہے۔ پس "قدرھا" کا مضمون بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اپنی توفیق کو بڑھاؤ اور اپنی توفیق میں سیلاب پیدا کرنے کی صلاحیت داخل کرو اگر تمہارے اندر سیلاب آگیا تو پھر علاقے پر یہ ضرور اٹدے گا اور یہ چیزیں جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں لازماً پیدا ہونگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو ایک چھوٹی سی وہ کٹھالی جس میں سنار سونے کو یا قیمتی دھاتوں کو پگھلاتا ہے چھوٹی سی چیز کے اندر بھی تو سیلاب آجاتا ہے، اور ہوتا وہی ہے جیسے آسمانی پانی کے اترنے سے سیلاب کے نتیجے میں ہوتا ہے جھاگ وہاں بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ Excitement کے ذریعے ہے۔ اب جتنے بھی Scientists ہیں وہ جانتے ہیں کہ خواہ وہ فزیکل ری ایکشن ہو یا کیمیکل ہو جب تک مالیکیولز اور ایٹمز Excited سٹیٹ میں نہ ہوں اس وقت تک ری ایکشن نہیں ہو سکتا۔ جتنے ٹھنڈے ہوں گے اتنا ہی ری ایکشن کم ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ایک ایسا ٹمپریچر آ جاتا ہے جس میں جاکر آپس میں وہ ایک دوسرے پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی لئے جب درجہ حرارت کو بڑھا دیا جاتا ہے تو زیادہ تیز ہو جاتے ہیں۔ پس یہ جو درجہ حرارت کا گرنا ہے ایک ایسی حد تک پہنچ جانا اس میں پھر Activity نہ رہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جو کیمیائی مادے ہیں جن میں ماحول کو تبدیل کرنے کی طاقت ہے ان میں وہ صلاحیت ہے ہی نہیں۔ وہ مومن جو حقیقت میں مومن ہیں جو آسمان سے اترنے والے پانی کے نگران مقرر کئے گئے، نگہبان بنائے گئے ان کا درجہ حرارت اگر گر جائے تو وہی کیفیت ہوگی جو Unexcited State میں کیمیکلز کی ہوتی ہے درجہ حرارت گر گیا ہے مادوں میں صلاحیت تو ہے کہ ساتھ کے کیمیکلز سے ری ایکٹ (React) کرے اور کچھ اور بنادے مگر جان ہی نہیں تو حرکت کیسے کرے گی۔ پس جتنی بھی دنیا میں تبلیغ کرنے والی جماعتیں ہیں ان کا ایکسائیٹ ہونا بہت ضروری ہے اور سیلاب کی کیفیت میں یہی Excitement دکھائی دیتی ہے۔ اور قرآن کریم نے جو دوسری مثال دی ہے وہ پانی کے برعکس ہے۔ ایکسائٹ منٹ دو طرح سے ہوتی ہے ایک آسمان سے پانی اترنے کے نتیجے میں اور پانی کا اپنا ایک جوش ہے اور دوسرے آگ کا جوش ہے۔

دوسری مثال آگ کے جوش کی دی ہے کہ وہ اس پر پھونکتے ہیں۔ دھونکیاں بنا کر ان پر آگ پھونکتے ہیں کہ کسی طرح اس مادے میں حرکت ہو اور جو کھوٹ ملا ہوا ہو سونے میں وہ جھاگ کے ساتھ

ایک طرف ہو جائے اور جو اصلی قیمتی چیز ہے وہ ایک طرف ہو جائے۔ پس جماعت احمدیہ میں اس قسم کی ہل چل پیدا کرنے کا دور ہے اور جن جن جماعتوں میں سستی ہے، غفلت ہے وہاں جو بھی ذریعہ اختیار کریں وہاں Excitement بہرحال پیدا کرنی ہوگی۔ کہتے ہیں پہلے دل گداختہ پیدا کرے کوئی پھر انقلاب ہوا کرتا ہے ۔ کبھی ٹھنڈے دلوں سے بھی انقلاب ہوا ہے؟ پس اب سمجھ آئی حکمت کہ خدا اپنے نبیوں کو مجنون کیوں کہلانے دیتا ہے۔ اس لئے کہ ان کے اندر واقعۃً ایک مقصد کے لئے جنون کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اگر انبیاء میں یہ کیفیت نہ ہو تو ماحول میں ایکسائٹمنٹ نہیں پیدا کر سکتے اور ہلا جلا کر ان کے اندر ایک طوفانی کیفیت برپا نہیں کر سکتے۔

جتنی بھی دنیا میں تبلیغ کرنے والی جماعتیں ہیں ان کا Excite ہونا ضروری ہے

پس اصل راز، حقیقی راز کمزور اور غافل جماعتوں کا یہی ہے کہ ان کو کسی طرح سے متحرک کر دیں، ان میں اضطراب پیدا کر دیں یہ وہ اللہ کے شیر ہیں کہ جب جاگ اٹھیں گے، اضطراب ہوگا تو پھر قانون ضرور جاری ہوگا کہ "جاء الحق وزھق الباطل" حق آگیا اور باطل نے تو بھاگنا ہی بھاگنا ہے۔ پس بعض دفعہ حق موجود بھی ہو تو آیا نہیں ہوتا۔ جب آتا ہے تو اس وقت جب بیدار ہو جاتا ہے۔ جب اس کو اپنی حیثیت کا احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ میں کیا ہوں، جب وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ سوئے ہوئے شیر سے تو کوئی نہیں ڈرتا۔ ہاں جو جاگ جائے اور غرانے لگے یا دھاڑنے لگے اس سے جنگل دہل جاتا ہے۔ پس ہندوستان میں بھی اور دوسرے علاقوں میں بھی جہاں مدتوں سے تبلیغ میں ایک قسم کا جمود طاری تھا۔ بعض علاقے ہی بالکل خالی تھے جب کہتے تھے کہ تبلیغ کرو تو کہتے تھے یہاں تو ماحول ہی نہیں ہے سنتا ہی کوئی نہیں۔ اب عجیب انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ وہ جماعتیں جو گزشتہ سو سال ایک دو تین ہزار سے زیادہ نہیں ہوئیں اب وہاں دس دس ہزار کی تعداد میں نئے احمدی ہو چکے ہیں اور یہ نقشہ ہر جگہ پیدا ہو رہا ہے۔ انگلستان میں بھی ہو سکتا ہے اور ہو چکا ہے۔ انگلینڈ میں ہی لندن میں ایک ایسی جماعت ہے جس میں ایکسائٹمنٹ ہے، وہ بیدار ہے، وہ متحرک ہے، وہ ایک سیلاب کی سی کیفیت پیدا کر رہی ہے اور دیکھتے دیکھتے وہاں کے پرانے احمدیوں کے مقابل پر نئے احمدی دس گنا زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ اب وہ جماعت ہی دراصل نو احمدیوں کی جماعت بن گئی ہے۔ پس اگر یہ لندن میں ہو سکتا ہے تو ہارٹلے پول میں کیوں نہیں ہو سکتا اور باٹلے (Batley) میں کیوں نہیں ہو سکتا اور بریڈفورڈ میں کیوں نہیں ہو سکتا۔ اور برمنگھم میں کیوں نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے، خدا کی یہ بات بہرحال سچی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حق اور باطل کی یہ جو مثال ہم بیان کر رہے ہیں اس میں حکمتیں ہیں اس پر غور کرو۔ حق تو ہے تمہارے پاس لیکن سویا ہوا حق نہیں چاہئے، ٹھنڈے مزاج کا حق نہیں چاہئے، اٹھ کھڑا ہو، بیدار ہو جائے، اس میں ہیجان پیدا ہو جائے پھر دیکھو کہ کس طرح غیر پر غالب آتا ہے۔ اور اس سلسلے میں جب حق اٹھتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ اور صفات کی بھی ضرورت پیش آتی ہے اور قرآن کریم نے ان صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے "وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر" جب بیداری پیدا ہوتی ہے، جھاگ اٹھتی ہے تو مثال تو وہ دی گئی ہے جس میں کوئی کسی چیز میں تکلیف محسوس کرنے کا مادہ نہیں ہے۔ اور جب زندہ چیزوں پر اس کی مثال اطلاق پاتی ہے تو پھر تکلیف بھی پیدا ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو جوش میں جوش دکھاتے ہیں ایک مقابل کا طوفان اٹھا لاتے ہیں۔ اور وہ طوفان قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ جھوٹ کا ہوتا ہے، باطل کا طوفان برپا کرتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اس کے ذریعے حق کو دبا دیں تو ایک بڑی شدید جدوجہد شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت پھر اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے، فرمایا پہلے تم اپنا حق ادا کرو پھر معاملہ اللہ پر چھوڑ دو۔ حق حق کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہ قطعی بات ہے۔ اللہ کا ایک نام حق ہے۔ تم حق کے پجاری ہو جاؤ، حق کے انصار بن جاؤ، حق کی خاطر اپنے آپ کو جھونک دو اور یاد رکھو کہ تمہارے لئے جو خطرات ہوں گے اللہ ان میں تمہارا نگران ہوگا، تمہارا محافظ ہوگا، تمہیں کامیابی سے نکال لانے والا ہوگا۔ پھر ان میں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر اس سے پہلے ایک صبر کا دور ہے فرمایا "وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر" وہ حق کو نصیحت کرتے ہیں اور حق سے نصیحت کرتے ہیں۔

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور صبر سے نصیحت کرتے ہیں۔ یہ "ب" کا لفظ بیک وقت دونوں معانی پیدا کر گیا۔ حق کی خاطر جھوٹ نہیں بولتے پہلا یہ مضمون ہے۔ جب حق کی نصیحت کرتے ہیں تو اپنی نگرانی کرتے ہیں کہ وہ حق کو غالب کرنے کی خاطر ہرگز کسی قسم کا جھوٹ نہ بولیں اور یہ ایک بہت ہی اہم شرط ہے کامیاب داعی الی اللہ کے لئے۔

اللہ کا ایک نام حق ہے۔ تم حق کے پجاری ہو جاؤ، حق کے انصار بن جاؤ، حق کی خاطر اپنے آپ کو جھونک دو اور یاد رکھو کہ تمہارے لئے جو خطرات ہونگے اللہ ان میں تمہارا نگران ہو گا، تمہارا محافظ ہو گا، تمہیں کامیابی سے نکال لانے والا ہو گا

میرا وسیع تجربہ ہے کہ وہ لوگ جو سچے ہوں وہ تھوڑی بات بھی کہیں تو ان میں زیادہ طاقت ہوتی ہے، ان میں انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو زیادہ بات بھی کریں ان کے اندر انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ وہ جتنی زیادہ بات کرتے ہیں اتنی جھاگ اڑاتے ہیں۔ سیلاب میں حق بھی ہے اور باطل بھی ہے دونوں کو گویا اکٹھا کر کے جس طرح پنجابی میں کہتے ہیں "مدھانی میں رڑک دیتے ہیں چیز کو" اللہ وہ نقشہ کھینچ رہا ہے کہ سیلاب میں تمہیں لگتا ہے کہ حق اور باطل رڑکے گئے ہیں آپس میں، ایک قیامت برپا ہو گئی ہے۔ لیکن نقصان حق کا نہیں ہوتا، حق ضرور غالب آتا ہے کیونکہ اس کے اندر صبر کا مادہ ہے۔ وہ مضبوطی سے صبر دو طرح سے دکھاتا ہے۔ ایک یہ کہ حق والا حق پر قائم رہتا ہے اور کسی قیمت پر حق کا دامن نہیں چھوڑتا۔ یہ جو صلاحیت ہے مقابلے کے وقت جھوٹ نہ بولنا اور جھوٹ کا سہارا نہ لینا یہ دلائل میں قوت اور عظمت پیدا کرنے والی بات ہے۔ وہ تمام لوگ جو کج بحث ہیں ان کی کج بحثی ہمیشہ جھوٹ سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک آدمی دلیل میں ہار رہا ہو اور اپنے نفس کی خجالت چھپانے کے لئے، اپنی شرمندگی دور کرنے کے لئے وہ کوئی بہانہ بنانے پر آمادہ ہو تا کہ وقتی طور پر اس کے مقابلے میں ہارا ہوا دکھائی نہ دوں وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ مقابلہ حق اور باطل کا ہے، حق اور باطل کے مقابلہ میں جہاں بھی آپ نے حق کا ساتھ چھوڑا اور اپنے آپ کو حق پر دکھانے کے لئے جھوٹ بولا وہیں حق سے آپ کا دامن چھوٹ گیا، آپ کا تعلق جاتا رہا۔ پس ایسی صورت میں پھر مولوی پیدا ہوتے ہیں، کج بحث لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ وہ دلیل نہ ملے تو پھر جھوٹی باتوں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے منہ سے جو جھاگ اڑتی ہے اسی کا تو نقشہ قرآن نے کھینچا ہے کہ جھاگ کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ جتنی مرضی تقریریں کر لو جو کج بحث ہے وہ کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا۔ تھوڑی بات کرنے والا اگر بظاہر دب بھی گیا ہو اور مقابل پر بہت ہی لسان آدمی ہو مگر ہو جھوٹا تو خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک بیان کی طاقت رکھی ہے۔ "علمہ البیان" میں ایک یہ بھی معنی ہے کہ اس نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس میں ایک کھرے کھوٹے کی تمیز کی صلاحیت رکھ دی۔ پس لوگ ہمیشہ سچے کو پہچان لیتے ہیں اور تھوڑی بات کرنے والا سچا زیادہ بات کرنے والے جھوٹے پر غالب آ جاتا ہے۔ اگر فوری طور پر اس کا نتیجہ نہ بھی ظاہر ہو تو کچھ دیر کے بعد ان کے دلوں میں یہ بات کھلتی رہتی ہے اور بالآخر وہ پہنچ جاتے ہیں۔ بارہا ایسا ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسے مخلصین جو کم گو تھے مگر سچے تھے بحثوں میں بظاہر ہار گئے دوسرے دشمن نے شور ڈال کر ان پر غلبہ حاصل کر لیا لیکن بعد میں وہاں کے لوگ جو شامل تھے وہ پتے پوچھتے پوچھتے پیچھے آئے۔ کوئی قادیان جا کے پہنچا، کوئی دوسرا ان کے گھر ان کی بستی میں اگر وہاں رہتے تھے پہنچ گیا۔ کہا جی ہم بھی وہاں شامل تھے، ہمیں یہ پتہ ہے کہ آپ سچے تھے وہ جھوٹے تھے۔ دلائل ہمیں زیادہ نہیں پتہ، باتیں ہمیں نہیں سمجھ آ رہیں تفصیل سے، کوئی آپ کی سچائی ظاہر و باہر تھی۔ پس حق چھپائے سے چھپتا نہیں ہے۔ نہ جھوٹ چھپائے سے چھپ سکتا ہے۔ بالآخر ضرور ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمن ایک دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ باطل کے اوپر حق کی چادر پہنا دے اور حق کے نام پر جھوٹ کو پیش کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو پھر خدا کی تقدیر اسے ضرور ناکام بنا کے دکھاتی ہے۔

ایک تو اہل کتاب کی یہ صفت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے "یا اہل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل و تکتمون الحق وانتم تعلمون" (آل عمران:۷۲)۔ اے اہل کتاب تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جھوٹ کے ذریعہ حق کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے، اس پر چادر ڈال رہا ہے اور تم جانتے ہو کہ حق ہے۔ اگر تمہیں یہ علم ثابت کر گیا کہ تم جھوٹے اور خدا کے حضور لازماً جواب دہ ہو گے اس میں غلط فہمی کا کوئی سوال نہیں رہا۔ جس کو یہ پتہ نہ ہو کہ یہ حق ہے وہ اس پر خواہ مخواہ جھوٹ کی چادر ڈالے گا کیوں۔ جھوٹ کی چادر استعمال کر کے چھپانے کی کوشش بتا رہی ہے کہ دل سے ان کا نفس گواہ بن گیا کہ ہے سچا اگر اس کو جھوٹ سے چھپایا نہ گیا تو غالب آ جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کیا فائدہ ہوا سوائے اس کے کہ تم پکڑے گئے۔ خدا کی تم پر حجت تمام ہو گئی لیکن جب یہ صورت ہو تو اللہ تعالیٰ پھر اپنی دوسری غالب تقدیر کو ظاہر فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بل نقذف بالحق علی الباطل" کہ جب وہ ایسی حرکتیں کرنے لگتے ہیں تو پھر ہم اپنا جلالی غلبہ مومنوں کے حق میں ظاہر کرتے ہیں۔ حق کے طرف داروں کی تائید میں ایک جلالی شان ظاہر کرتے ہیں۔ "بل نقذف بالحق علی الباطل" ہم حق کو باطل پر دے مارتے ہیں "فیدمغہ" وہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے "فاذا ھو زاھق" (الانبیاء:۱۹) تو پھر اس سے بھاگے بغیر بن نہیں پڑتی۔ پس یہ جو آسمان سے تائیدی نشان ظاہر ہوتے ہیں یہ صبر کے نتیجے میں ظاہر ہوتے ہیں اگر آپ حق پر قائم رہیں اور حق کو چھوڑ کر باطل کی پناہ نہ لیں۔

لوگ ہمیشہ سچے کو پہچان لیتے ہیں اور تھوڑی بات کرنے والا سچا زیادہ بات کرنے والے جھوٹے پر غالب آ جاتا ہے

پس ہر داعی الی اللہ کو اپنے اندر سچائی کے معیار کو بلند کرنا ہو گا۔ اور یہ اگر سچائی کا معیار روزمرہ کی زندگی میں آپ کے اندر، آپ کے ماحول میں، آپ کے گھروں میں موجود نہیں تو تبلیغ کے موقع پر کبھی آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ جب روزمرہ کی زندگی میں ایک انسان یا اس کے بچے جھوٹ کے عادی ہو جائیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اور کچھ نہیں تو لطیفے بنانے کی خاطر زیب داستاں کے لئے ہی ایسا جھوٹ بولیں کہ جس کا یہ اثر پڑے کہ واقعہ اسی طرح ہوا تھا۔ ایک ہے کہانی یا لطیفہ وہ تو ہوتا ہی جھوٹ ہے لیکن اس کے متعلق قرآن کریم میں کہیں مناہی نہیں ہے۔ کہانیاں بھی حد اعتدال کے طور پر انسانی فطرت ہے لیکن کہانی یہ کہہ کر نہیں بیان کی جاتی کہ سچا واقعہ مان جاؤ۔ کہانی، کہانی کے طور پر پیش کی جاتی ہے، لطیفہ، لطیفے کے طور پر ہی پیش کیا جاتا ہے اور اس پر لوگ دلچسپی بھی لیتے ہیں اس میں اور ہنستے بھی ہیں لیکن سچا سمجھ کے نہیں۔ میں جو بات کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن کو عادت ہوتی ہے ایک جھوٹی بات بنا کر سچی دکھا کر اس پر بعض لوگوں کے متعلق ہنسی پیدا کر لیں یہ ایک بڑی بد عادت ہے جو ہماری سوسائٹی میں ملتی ہے۔ کسی شخص کے مذاق اڑانے کی خاطر، اس کی تخفیف کرنے کے لئے، تحقیر کرنے کے لئے، اس کے متعلق لطیفے بنائے جا رہے ہیں اور اس طرح اس کو سوسائٹی میں شہرت دیتے ہیں گویا سچے واقعات اسی قسم کے ہوئے تھے یہ دوہری تہری گندگی ہے۔ اس میں غیبت بھی آ جاتی ہے، جھوٹ بھی آ جاتا ہے اور ایسی لغو چیز ہے جس کے ساتھ تکبر بھی شامل ہے۔ اپنے بھائی کی تخفیف آپ کے اپنے تکبر کو ظاہر کرتی ہے اور ایسی سوسائٹی میں پھر سچ پنپ نہیں سکتا۔ پس بعض دفعہ بظاہر سچ کو بھی شکست ہوتی ہے لیکن اگر آپ غور کر کے دیکھیں تو سچ کو شکست نہیں جھوٹ ہی کو ہوئی ہے۔ وہ جھوٹ تھا جس نے آپ کو کھا لیا، جس نے آپ کے رگ و ریشہ میں زہر پھیلا دیا اور جھوٹ آپ پر غالب آ گیا کیوں کہ آپ جھوٹے تھے اور جھوٹ کی تائید کرنے والے تھے۔ پس اگر آپ باریک نظر سے اتر کے ایسی صورت حال کا تجزیہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ حق جھوٹ پر غالب آیا کرتا ہے، جھوٹ حق پر نہیں آیا کرتا۔ جھوٹ غالب آتا ہے تو جھوٹے پر آتا ہے اور جھوٹے پر جھوٹ ہی کو غالب آنا چاہئے۔ پس اس پہلو سے اگر آپ اپنی سوسائٹی کی تطہیر نہیں کرتے تو جماعت کی حیثیت سے کامیاب داعی الی اللہ نہیں بن سکتے۔ جن لوگوں کی مثال میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے یعنی ذہنی طور پر میرے سامنے کئی ایسے موجود ہیں جو بہت ہی اعلیٰ سچائی کے معیار پر پورا اترتے تھے اور زیادہ باتیں کرنی نہیں آتی تھیں۔ بعض ایسے بھی تھے جن کو خدا تعالیٰ نے زبان کی طاقت بھی عطا کی تھی، فصل الخطاب بھی عطا کیا تھا اور سچے بھی تھے ان کی تبلیغ میں بہت زیادہ برکتیں تھیں۔ لیکن کم گو بھی جو سچا تھا وہ ایسے انسان کے مقابل پر جو چرب زبان تھا ہمیشہ تبلیغ میں زیادہ غالب آیا ہے، زیادہ کامیاب رہا ہے۔ میں نے کثرت سے وقف جدید کے معلمین میں اس کی مثال دیکھی ہے اور ایک جگہ بھی اس میں

MARMALADE - YOGHURT - KONFITURE

FILLER

FULLY AUTOMATIC FILLING AND SEAMING
HAMBA 2400 TUMBLE FILLER
OUTPUT: 2.400 TUMBLER PER HOUR
VOLUME: 55mm/75mm ALSO 95 mm
REQUIREMENT: 3 kw - WEIGHT: 600 kg
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:

2nd HAND MAC

BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

M.A. AMINI TEXTILES

SPECIALISTS IN: FABRIC PRINTING, PRINTED 90" COTTON & CRIMPLENE, QUILT & BED SETTEE COVERS, PRAYER MATS, BEDDINGS ETC., ETC.

PROVIDENCE MILL, 108 HARRIS STREET, BRADFORD BD1 5JA
TEL: 0274 391 832 MOBILE: 0836 799 469

81/83 ROUNDHAY ROAD LEEDS, LS8 5AQ
TEL: 0532 481 888 - FAX NO. 0274 720 214

استثناء نہیں پایا۔ کئی چرب زبان معلم ہوا کرتے تھے وہ اپنا جس طرح بھی ہو جس کو کہتے ہیں نا الو سیدھا کرنا، موقع پر کسی وقت چالاکیاں کر کے، ہوشیاریوں سے اپنے آپ کو غالب کر ہی لیتے ہیں یا غالب کر کے دکھاتے ہیں اور کئی دفعہ آ کے مجھے بھی قصہ سنایا کرتے تھے کہ اس نے یوں کیا ہم نے اس طرح اس پر داؤ مارا، اس نے یہ داؤ مارا اور ہماری فتح ہوئی مگر پوچھو کہ اس فتح کے نتیجے میں کتنے لوگ احمدی ہوئے تو احمدی کوئی نہیں۔ فتح ہو گئی مگر احمدی کوئی نہیں ہوا۔ اور اس کے مقابل پر سچے لوگ بے چارے تھوڑی بات کرنے والے کبھی شرمندگی بھی بظاہر اٹھا لیتے تھے لیکن احمدی بڑے ہوتے تھے۔

اب یہ جو دور ہے ہمارا، یہ کثرت سے تبلیغ کا دور ہے اور ملک ملک میں انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ ایسے ملک جہاں آپ کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ لوگ ایک دم جاگ اٹھیں گے اور عظیم تبلیغی انقلاب برپا ہو جائے گا وہاں بھی یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر انشاء اللہ اب چند دن رہ گئے ہیں میں جو دوسرے دن کی تقریر ہے اس میں چند مثالیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ مگر اس وقت میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پہلے سے زیادہ ضرورت ہے حق سے چمٹنے کی اور حق سے چمٹا جا نہیں سکتا جب تک کہ آپ کی سوسائٹی کا مزاج سچا نہ ہو جائے۔ کسی پہلو سے جھوٹ سے کام نہیں لینا۔ ہر موقع پر عہد کریں کہ سچ سے چمٹے رہیں گے اور اس راہ میں قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں۔ اور اصل حق پہچانا ہی اس وقت جاتا ہے جب قربانی درپیش ہو اور اس وقت بھی خدا کا ایک خاص نشان بسا اوقات ظاہر ہوتا ہے۔ ایک شخص حق پر قائم رہنے کی خاطر قربانی دیتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو ایک بڑی آفت سے غیر معمولی طور پر بچا لیتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی ایک مثال حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دفعہ اپنے کسی خطبے میں دی تھی یعنی سید حامد شاہ صاحب کے ایک بیٹے کی۔

حق میں بڑی طاقت ہے پس آپ لوگ اگر حق سے چمٹیں گے تو حق کے لئے قربانی کے لئے بھی تیار رہنا ہوگا

حضرت سید حامد شاہ صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت قریبی صحابہ میں سے تھے اور ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچائی اور روحانیت کا ایک بڑا مقام حاصل تھا۔ وہ ایک عدالت میں کسی عہدے پر تھے جس کا افسر اعلیٰ ڈپٹی کمشنر تھا، انگریز تھا۔ اس زمانے میں اکثر ڈپٹی کمشنر انگریز ہی ہوا کرتے تھے یا غالباً تمام تر انگریز ہوتے ہوں گے۔ بہرحال وہ انگریزی حکومت کے بڑے رعب داب کا زمانہ تھا۔ ان کے بیٹے کی کسی سے لڑائی ہو گئی اور ان کے بیٹے بہت مضبوط اور قد آور پہلوان تھے اور پہلوانی کیا کرتے تھے۔ تو جس طرح حضرت موسیٰؑ کے متعلق آتا ہے کہ ایک ہی مکے سے مدمقابل مارا گیا ان کے ایک ہی مکے سے اس مدمقابل کی جان نکل گئی اور ان پر قتل کا مقدمہ بنا دیا گیا۔ وہ ڈپٹی کمشنر خاص طور پر اس بات میں مشہور تھا کہ خواہ ناانصافی ہی کرنی پڑے اپنے انصاف کا شہرہ ضرور کرے اور سزا دینے میں سختی کر کے وہ سمجھتا تھا کہ اس سے میرا بڑا شہرہ ہو گا اور بڑا رعب داب ہو گا کہ یہ نہیں کسی کو چھوڑتا اس سے ڈر کے رہو، بچ کے رہو۔ انہی کے دفتر میں حضرت سید حامد شاہ صاحب ایک عہدے پر فائز تھے تو اس نے کہا اب یہ ٹیسٹ کیس بن گیا اور اگر میں نے اس کو پھانسی پر چڑھا دیا تو بہت شہرت ہو گی کہ دیکھو کس شان کا ڈپٹی کمشنر ہے کہ انصاف کی خاطر اس نے اپنی عدالت کے ایک بڑے افسر کے بیٹے کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی، اس کو پھانسی لگا دیا۔ لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں تھا کسی کے پاس۔ میر حامد شاہ صاحب کا ایک بڑا رعب داب، ایک بڑا اثر و رسوخ تھا اور ضرورت اس بات کی تھی کہ اعتراف کیا جائے کہ ہاں ہم نے قتل کیا ہے۔ اگر میر حامد شاہ صاحب کا بیٹا کہتا کہ میں نے نہیں کیا تو کسی کو جرات نہیں تھی کہ ان کے خلاف گواہی دے۔ ڈپٹی کمشنر بھی اس بات کو سمجھتا تھا۔ اس نے میر حامد شاہ صاحب کو بلایا اور کہا کہ میں نے سنا ہے اور یہ کیس درج ہو چکا ہے۔ تو جہاں تک میں سمجھتا ہوں آپ سچ بولتے ہیں آپ بتائیں یہ واقعہ یوں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا جہاں تک میرا علم ہے ہوا ہے۔ اس نے مکا مارا تھا اور مر گیا تھا تو اس نے کہا پھر یہ بتائیں کہ آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ کا بیٹا جھوٹ بول کر اپنی جان بچائے۔ انہوں نے کہا بالکل نہیں۔ انہوں نے بیٹے کو بلایا۔ انہوں نے کہا دیکھو تم سے یہ واقعہ ہوا ہے۔ اس نے کہا جی یہ ہوا ہے۔ تو پھر مان جاؤ۔ اس نے کہا مان گیا۔ اور کیا چاہئے اور اقرار کر لیا کہ ہاں مجھ سے قتل ہوا ہے۔ اب ڈپٹی کمشنر کی نیتیں جو بھی تھیں لیکن حق میں ایک رعب ہوتا ہے ایک ایسی عظیم طاقت ہوتی ہے جو دوسرے کو مرعوب کر دیتی ہے باپ کا اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے اس طرح تیار ہو جانا جب کہ کوئی دوسری گواہی ایسی نہیں تھی جو اس کو ملزم کر سکے۔ اور بیٹے کا باپ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا کہ ٹھیک ہے میں پھانسی چڑھ جاؤں گا لیکن واقعہ ہوا ہے۔ اس پر ڈپٹی کمشنر کو صرف ایک ہی اب رستہ ہاتھ آیا کہ اس سے پوچھنا ہی نہ پڑے۔ اس نے جو مقدمہ درج کروانے والے تھے ان پر خود جرح شروع کی اور جرح کر کے یہ منہ سے نکلوا لیا کہ دراصل پہل فلاں کی تھی یہ ایک دفاعی کوشش تھی اور میر حامد شاہ صاحب کے بیٹے سے پوچھا ہی نہیں تا کہ اس کے لئے مشکل نہ پڑ جائے کہ تم نے مارا تھا کہ نہیں مارا تھا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کی نجات کے سامان پیدا کر دئے۔ اب یہ سچ کی برکت تھی لیکن سچ کے نتیجے میں یہ بھی ضروری نہیں ہوا کرتا کہ ادھر سچ بولا ادھر برکت مل گئی۔

حق کی خاطر اگر آپ حمد سے بے نیاز ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کی صفت حمید میں سے ایک حصہ پا لیں گے اور اسی حد تک آپ کے اندر حق کا نمائندہ بننے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی

لوگ جھوٹ اس لئے بولتے ہیں کہ ادھر جھوٹ بولا ادھر نجات کے سامان نظر آتے ہیں۔ اگر سچ سے بھی ایسا ہی ہو تو لوگ پھر سچ ہی بولا کریں جھوٹ کی کیا ضرورت ہے۔ تو یہ کہیں کہیں اللہ تعالیٰ کی تائید کے اظہار کے لئے اور یہ بات یقین دلانے کے لئے کہ اللہ جب چاہے تو سچ کے باوجود نجات کی طاقت رکھتا ہے اس لئے نمونۃً یہ واقعات ہوتے ہیں۔ مگر روزمرہ تو لوگ جھوٹ سے بظاہر پناہ ڈھونڈ لیتے ہیں۔ اب ایک اور مثال حضرت مصلح موعودؓ ہی بیان فرمایا کرتے تھے۔ اس میں ایک احمدی تھا جس کو سزا ضرور ملتی تھی سچ کی مگر کبھی باز نہیں آیا۔ جھنگ کے تھے جن کا بیٹا بشیر آج کل ہمارے سوئٹزرلینڈ میں غالباً قائد ہیں یا کیا ہیں۔ بہت مخلص خاندان ہے۔ ان کی اولاد ماشاء اللہ ساری بڑے اخلاص کے ساتھ سلسلے کے ساتھ وابستہ ہے۔ (میرے ذہن سے اس وقت نام نکل گیا ہے مگر بہرحال ان کی کیفیت یہ تھی، یہاں شاید میں نے کہیں نوٹ کیا ہوا ہے میں نام بتاتا ہوں آپ کو ابھی مغلا، میاں مغلا تھے وہ۔ وہ جھنگ کے ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو رسہ گیر تھے اور رسہ گیر ان کو کہتے ہیں جو خود بھی چور ہوں، چور رکھے بھی ہوں اور دوسرے لوگوں کے مویشی وغیرہ نکال کے لے آئیں اور سب سے بڑی شان اس رسہ گیر کی ہوتی تھی جس کا مویشی واپس نہ کرنا پڑے۔ اور اگر مویشی واپس کرنا پڑے تو اس سے ناک کٹ جاتی تھی اور اگر پتہ چل جائے کہ یہ مویشی اس جگہ ہے اور اقرار ہو جائے تو پھر واپس بھی کرنا پڑتا تھا۔ تو میاں مغلا احمدی ہو گئے۔ احمدی ہو کر انہوں نے فیصلہ کیا کہ میں نے تو جھوٹ نہیں بولنا اور چونکہ مخالفت بھی ہوئی علاقے میں مشہور ہو گیا کہ میاں مغلا احمدی بھی ہو گیا ہے اور کہتا ہے میں نے آئندہ سچ ہی بولنا ہے۔ تو جب بھی کسی کا کوئی جانور چوری ہو، بھینس، گائے، گھوڑی اور پتہ لگے کہ اس گاؤں تک پہنچی ہے تو سارا گاؤں چوروں کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوتا تھا کہ سوال ہی کوئی نہیں ہمارے گاؤں میں تو آیا ہی کچھ نہیں اور میاں مغلے کو بعض دفعہ مار کوٹ کے بند کر دیا کرتے تھے کمرے میں کہ اس کا پتہ ہی نہ چلے کہ کہاں ہے۔ تو کہتے تھے کہ ہم تو نہیں مانیں گے، نہ قسمیں کھائیں گے، نہ گواہیاں مانیں گے، میاں مغلا نکال کر لاؤ گے تو پھر ہم بات کریں گے۔ تو اس بے چارے کو مجبوراً ان کے حجرے سے نکالنا پڑتا تھا۔ اور میاں مغلا بیان کرتے تھے کہ پھر اس وقت مجھے چٹکیاں کاٹی جاتی تھیں، ساتھ ساتھ۔ یاد دلانے کے لئے کہ ہم بڑے ڈاہڈے لوگ ہیں چھوڑیں گے نہیں۔ تو وہ پھر بے چارے ٹالنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے دیکھو جی میں احمدی ہو گیا ہوں اور تم لوگ کہتے ہو یہ کافر ہے تو ان مومنوں کے مقابل پر کافر کی گواہی کا کیا مطلب۔ چھوڑو پرے، دفع کرو۔ یہ مومن کی گواہی دے رہے ہیں بس مان جاؤ۔ تو وہ کہتے تھے کہ دیکھو تمہارے جیسے کافر کی گواہی سچی، مومنوں کی جھوٹی۔ اس لئے ہم نے تم سے پوچھنا ہے۔ آخر وہ منہ سے بات نکلوا لیتے تھے۔ وہ کہتے تھے مجھ سے پوچھنا ہے تو بھینس فلاں جگہ ہے۔ چوری کی ہمارے اپنے بھائی نے، فلاں نے کی ہے۔ پھر ان کو مار پڑتی تھی۔ اب ایسے موقع پر میں بتا رہا ہوں کہ صبر کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ حق کی بات کرو گے تو صبر بھی دکھانا پڑے گا۔ اور ضروری نہیں ہوا کرتا کہ ہر دفعہ حق کے نتیجے میں اچانک غیب سے اعجاز ظاہر ہو۔ صبر بھی ایک اعجاز ہے۔ وہ سب سچوں کو نصیب ہوتا ہے اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑے نصیب ملا کرتے ہیں ان کو یہ توفیق ملتی ہے کہ حق کی خاطر صبر کا نمونہ دکھائیں۔ چنانچہ ایک عرصے تک وہ اسی طرح ماریں کھاتے رہے اور سچ بولتے رہے بالآخر گاؤں والوں نے یہی چاہا کہ یہاں سے چلا جائے انہوں نے بھی یہی فیصلہ کیا۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے قادیان میں آ کر بیٹھ گئے۔ اب اللہ کے فضل سے ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پہ پہنچایا، بہت عزتیں بھی عطا کی ہیں تو وہ پرانے جو رسہ گیر تھے وہ رسہ گیر ہی رہے۔

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
SKY
MTV AHMADIYYA
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

Earlsfield Properties
RENTING AGENTS 081 877 0762
PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

پس در حقیقت حق میں ایک طاقت ہے، بالآخر وہ غالب ضرور آتا ہے اور علاقے میں جو شہرت ہوئی ہے اس کے نتیجے میں پھر احمدی بھی بہت ہوئے۔ حق میں بہت بڑی طاقت ہے پس آپ لوگ اگر حق سے چمٹیں گے تو حق کے لئے قربانی کے لئے بھی تیار رہنا ہوگا اور یہ بھی امید رہے گی کہ اللہ بعض دفعہ غیر معمولی شان سے آپ کی تائید فرمائے گا اور روز مرہ کی زندگی میں ہمیں خدا تعالیٰ کے یہ تائیدی نشان دکھائی دیتے ہیں۔ پس تمام داعیان الی اللہ کو یہ جہاد کرنا چاہئے کہ ذات حق سے تعلق جوڑنا ہے، ذات حق سے تعلق جوڑنا ہے تو صبر کرنا پڑے گا، ذات حق سے تعلق جوڑنا ہے تو وہ تمام بنیادی صفات جو سورہ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں، جن کا حق سے تعلق ہے ان کو سمجھ کر ان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق سے تعلق جوڑنا ہے۔

بہت سے جھوٹ بولنے والے جھوٹی تعریف کی خاطر جھوٹ بولتے ہیں۔ جھوٹی باتوں کو اپنا کر جھوٹی باتوں کی شیخیاں مار کے، جھوٹے اموال بتا کر اور کئی قسم کی ملمع سازیاں کر کے وہ فائدے اٹھانا چاہتے ہیں

میں نے جو بیان کیا تھا مختصراً میں آپ کے سامنے دہراتا ہوں۔ پہلی یہ بات تھی کہ حق ذات وہ ہے جس کو حمد کی ضرورت نہ ہو کیوں کہ ہر حمد اسی کی ہے اس کو حمد کا احتیاج نہ ہو۔ پس جھوٹا وہ ہے جس کو حمد کی احتیاج رہتی ہے۔ تو آپ اللہ تو نہیں بن سکتے۔ قابل تعریف ان معنوں میں تو نہیں ہوسکتے کہ سب حمد آپ کی ہو جائے لیکن حمد سے بے نیازی بھی ایک چیز ہے اور حق کی خاطر اگر آپ حمد سے بے نیاز ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کی صفت حمید میں سے ایک حصہ پالیں گے اور اسی حد تک آپ کے اندر حق کا نمائندہ بننے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ بہت سے جھوٹ بولنے والے جھوٹی تعریف کی خاطر جھوٹ بولتے ہیں۔ جھوٹی باتوں کو اپنا کر، جھوٹی باتوں کی شیخیاں مار کے، جھوٹے اموال بتا کر اور کئی قسم کی ملمع سازیاں کر کے وہ فائدے اٹھانا چاہتے ہیں۔ پس حمید کو جو سچا حمید ہو جھوٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس کمزوری پر آپ نے اپنی نگاہ نہ رکھی تو آپ کے اندر جھوٹ کی جڑیں قائم ہو جائیں گی۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ جب بھی آپ پر اپنی تعریف کروانے کا ابتلاء آئے اور آپ پہلے سے اس کے لئے تیار نہ ہوں اور اس ابتلاء میں کامیاب نکل جائیں۔ پہلے تیاری کرنی ہوگی۔ عام روز مرہ کی باتوں میں جہاں تعریف کی خاطر جھوٹ بولا جاتا ہے آپ اچانک بیدار ہو کے دیکھیں کہ آپ کہیں ٹھوکر تو نہیں کھا رہے۔ یہ روحانی ورزش ہے جو کرنی پڑتی ہے۔ ایسے موقعوں پر ذہن کو بیدار رکھنا پڑتا ہے۔ اگر اس طرح آپ کریں گے تو جہاں آپ حمد سے مستغنی ہو جائیں گے، بالا ہو جائیں گے، جہاں آپ کے اندر استغناء پیدا ہو جائے گا، وہاں آپ حقیقت میں حق بولنے کی طرف ایک اور قدم اٹھا چکے ہونگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اور حضرت خلیفة المسیح الاولؓ نے بھی ایک واقعہ بیان کیا جو دراصل غالباً حضرت خلیفة المسیح الاول ہی کا دیکھا ہوا واقعہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے اور آپ نے بھی اسے استعمال فرمایا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے کہ ایک انسان احتیاج کے باوجود غنی ہو سکتا ہے اگر اس کے دل میں اس کی حرص باقی نہ رہے۔ پس اگر حمد کی تمنا ہر وقت رہتی ہے اور دل یہی چاہتا ہے کہ لوگ تعریف کرتے رہیں تو ایسا خوشامد پسند سچا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ میں نے ثابت کیا ہے سائنس کے قانون کے طور پر حساب کی رو سے آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ ایسا حریص جو ہر وقت حمد کا خواہاں ہے اور حمد اس میں ہے نہیں کیونکہ حمد تو صرف خدا میں ہے یہ دو باتیں اکٹھی پڑھنی پڑتی ہیں۔ حمد کا خواہاں ایک ایسا غریب ہے بے چارہ جو حمد کی صلاحیتوں سے عاری ہے وہ لازماً جھوٹ بول کر اپنی دلی تمنا تعریف کی پوری کرے گا۔ پس یہ وہ تفصیل ہے جس میں جا کر آپ کو اپنی نگرانی کرنی ہوگی تب آپ حقیقی حق کا مضمون سمجھیں گے اور حق کے مضمون کو اپنی ذات میں جاری کر سکیں گے۔

دوسری بات میں نے بیان کی تھی ربوبیت کی۔ رزق کا احتیاج ہے جو جھوٹ بولنے پر مجبور کرتا ہے اور دنیا کے سب سے بڑے بڑے جھوٹ جو ہیں ان کا تعلق اقتصادیات سے ہے اور اس معاملے میں تو بڑی بڑی مہذب قومیں بھی، بہت ترقی یافتہ ممالک بھی جھوٹ پر منہ مارنے سے ہر گز گریز نہیں کرتے اگر اس سے ان کی قومی یا ذاتی اقتصادیات کو فائدہ پہنچے۔ اور آپ رب بن نہیں سکتے کیونکہ رب ہی ہے جو سب کا والی وارث ہے، سب کو دیتا ہے۔ لیکن رزق کے احتیاج سے ان معنوں میں مستغنی ہو سکتے ہیں آپ اللہ کو رب سمجھیں اور کسی اور کو رب نہ سمجھیں اور حمد کے تعلق میں بھی یہی مضمون ہے جو آپ کو فائدہ دے گا ورنہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو از خود اچانک آپ فیصلہ کر لیں ہم سچے ہو جائیں۔ اور سچے ہو جائیں گے۔ ان باریکیوں سے اس مضمون کو سمجھ کر اپنی ذات میں اس مضمون کو جاری کرنا ہوگا۔ آپ حمید ذات سے تعلق جوڑیں اور اسی کو صاحب حمد سمجھیں پھر اگر حمد کی تمنا ہے تو وہیں سے پوری ہوگی۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ حمید ہے اور سب سے زیادہ حمد باری تعالیٰ کرنے والا احمد تھا یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ اور سب سے زیادہ تعریف جس وجود کی کی گئی ہے وہ محمدؐ ہے۔ اور یہاں اللہ احمد بن گیا اور محمد رسول اللہ کو محمدؐ بنا دیا۔ تو یہ حمد کا مضمون ہے۔ اگر ایک انسان کامل طور پر توکل کرے اور یقین رکھے کہ حمید صرف وہ ہے اور کوئی نہیں ہے اور تمام تر حمد اس کی طرف منسوب کر دے تو حمد کی خواہش پھر اوپر سے پوری ہوگی۔ پھر اللہ صاحب حمد بنائے گا۔ اور ایسے شخص کو کسی جھوٹ کے سہارے کی ضرورت ہی کوئی نہیں رہتی۔ اگر ربوبیت کی تمام تر صفات اللہ کی طرف منسوب ہو جائیں اور یقین کیا جائے کہ اللہ ہی ہے جو رزق عطا فرمانے والا ہے اور اگر وہ نہیں عطا فرماتا تو میں کسی اور سے نہیں مانگوں گا اور کسی اور رزق کے سامنے سر جھکا کر شرک نہیں کروں گا۔ "ایاک نعبد وایاک نستعین" کا جو وعدہ بعد میں آنے والا ہے یہ وہی مضمون ہے۔ اللہ کو رب مان جائیں اور پھر کسی اور کی طرف توجہ نہ کریں تو پھر آپ ربوبیت کے معاملے میں خدا کی صفت ربوبیت کے حصہ دار بن جاتے ہیں پھر آپ کو وہ لوگوں کی پرورش کرنے والا بناتا ہے۔

وہ تمام لوگ جو کج بحث ہیں ان کی کج بحثی ہمیشہ جھوٹ سے پیدا ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک دور مجھ پر یہ تھا کہ میں دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے کھایا کرتا تھا یہی میری غذا تھی۔ آج دیکھو لاکھوں ہیں جو میرے دسترخوان سے کھانا کھا رہے ہیں۔ تو جب رب کی خاطر غریب ہو جاتے ہیں ان کو اللہ پھر ربوبیت کی صلاحیتیں عطا کرتا ہے، ان کو ربوبیت کا مظہر بناتا ہے، ان کے لنگر جاری کرتا ہے اور اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک سو سے زائد ممالک میں لنگر جاری ہو چکے ہیں۔ اب یہ جلسہ جاری ہوگا یہ وہی لنگر ہے جو آپ دیکھیں گے۔ تو دیکھیں خدا تعالیٰ کس طرح تھوڑی سی قربانی کو اتنا بڑھا کر دیتا ہے۔ پس جو ربوبیت میں اپنے رب کے ساتھ تعلق قائم کر چکا ہو، جس کی ساری ضرورتوں کا اللہ کفیل ہو چکا ہو، جسے وہ آسمان سے آواز دے کہ "الیس اللہ بکاف عبدہ" اے باپ کی جدائی کا غم کرنے والے کیا تو جانتا نہیں کہ اللہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ اس کو پھر جھوٹ کی ضرورت کیا ہے۔ جب سچے خدا سے اس نے رزق کی ساری ضرورتیں مانگ لیں اور اسے اپنا کفیل بنا لیا۔ پس ربوبیت میں بھی آپ کو خدا سے تعلق جوڑ کر ہی حق بننا پڑے گا۔ ربوبیت کے تعلق میں بھی آپ ہمیشہ اس خطرے میں ہیں کہ آپ جھوٹ بولیں کیونکہ ربوبیت کی ضرورت ہر انسان کو ہے لیکن سچے رب سے جب تعلق باندھ لیں گے تو پھر آپ کو جھوٹ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اسی طرح یہ مضمون آگے تک بڑھتا ہے۔

چونکہ اب وقت ختم ہو چکا ہے میں اسے چھوڑتا ہوں مگر آخر پر یہی میرا زور ہے کہ آپ اپنے اندر اگر انقلاب کی صلاحیتیں پیدا کرنا چاہتے ہیں، آپ کی مٹھیوں میں وہ تار تھمائے جائیں جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مٹھیوں میں تھے جو انقلاب کے تار تھے، ایک ہی رستہ ہے کہ آپ سچے ہو جائیں، حق کو اختیار کر لیں اور حق سے غیر معمولی طاقت آپ کی زبان میں پیدا ہو جائے یا آپ کے کلام میں پیدا ہو جائے گی اور جو کمزوریاں باقی رہ جائیں گی وہ آسمان سے پوری ہونگی خدا خود پھر اترتا ہے اپنے جبروت کے نشان دکھاتا ہے اور وہ لوگ جو حق میں صبر کے ساتھ اس کے لئے قائم رہتے ہیں اس کے ساتھ قائم رہتے ہیں ان کے حق میں نشان دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

"جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ہر ایک شخص کھڑا ہو گیا ہے اور زمینی پانی کو کچھ ابال آیا ہے تو اٹھو اور خبردار ہو جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہ برسا ہے اور کسی دل پر الہامی بارش ہو گئی ہے

(مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

SCL

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

The Plain Truth جو چرچ آف گاڈ کا ماہنامہ ہے اور دنیا بھر میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اپنے نومبر، دسمبر ۱۹۹۴ء کے شمارے میں The Challenge of Africa کے عنوان سے رقم طراز ہے:

" تاریخی اعتبار سے افریقہ میں عیسائیت کی دو یلغاریں ناکام ہو چکی ہیں جبکہ تیسری اور موجودہ یلغار بھی ایڈز (Aids) کی نذر ہوا چاہتی ہے۔ عیسائیت کی پہلی یلغار دین یسوع کی پہلی چھ صدیوں میں وقوع میں آئی۔ اور اس نے شمالی افریقہ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ لیکن اسلام نے عیسائیت کی اس فتح کو شکست میں تبدیل کر دیا۔ عیسائی مغرب کی دوسری یلغار سولھویں اور سترھویں صدی عیسوی میں پرتگیزیوں کے ذریعہ سے وجود میں آئی۔ لیکن اس میں عیسائیت کو کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

عیسائیت کی تیسری اور موجودہ یلغار انیسویں اور بیسویں صدی کے یورپین اور امریکن پادریوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ یلغار اس قدر کامیاب رہی کہ اب جنوبی امریکہ کے بعد عیسائیوں کی سب سے بڑی تعداد افریقہ میں رہائش پذیر ہے۔ لیکن عیسائیت کے قدم اس قدر مضبوطی سے نہیں جم سکے کہ کوئی بہتر مذہب انہیں اکھاڑ نہ سکے۔ اور اب افریقن (عیسائی) خاندان کو ایڈز نے آن لیا ہے اور اسے بچانا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک امیر عیسائی اقوام اپنے افریقن بھائیوں کی خاطر اپنا معیار زندگی کم کر کے ان کی بھرپور مالی امداد نہیں کرتے جو فی الحال ناممکن نظر آتا ہے۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"We mustn't let Aids Kill the African Family"

Aids اور Haids

جس طرف فاضل مضمون نگار کا ذہن منتقل نہیں ہو سکا وہ یہ ہے کہ انسانی اعمال و واقعات درحقیقت انسان ہی کے عقائد و نظریات کے عکس نما ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کے اظہار کے لئے مجھے Aids کے وزن پر Haids کا لفظ اور اصطلاح وضع کرنے پڑے ہیں۔ Haids سے مراد وہ فکری اور عقلی وبائے انسانی ہے جس نے دنیا کو Aids کے دن دکھائے ہیں۔ Haids مخفف ہے Historically Acquired Intellectual Defieciency Syndrome کا۔ Haids کی عقلی، فکری اور نظریاتی بیماری Aids کی جسمانی بیماری سے بھی زیادہ پرحقیقت اور مہلک بیماری ہے۔ بلکہ Aids کی خطرناک مرض درحقیقت Haids ہی کی ایک بدلی ہوئی شکل ہے۔ Haids کا وائرس تاریخی وائرس ہے جو تاریخ کو مسخ کرنے کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ اس وائرس کا حملہ انسان کی عقل و فراست پر ہوتا ہے اور اسے بیکار کر کے رکھ دیتا ہے۔ اور یہ ایک فکری وبائی مرض ہے جس سے پوری کی پوری قومیں عقلی اور فکری اعتبار سے ہلاک ہو جاتی ہیں۔ وغیرہ۔

مثلاً جنگ عظیم اول و دوم، کیمونزم کی پیدائش اور مغرب کے معاصیاتی سیلاب اور دیگر عوارض انسانی Haids کے وائرس کے انسان کے فکری نظام پر حملے ہیں۔ اگر ہٹلر کے نسلی نظریات بے حقیقت نہ ہوتے تو دنیا کو ان بین الاقوامی جنگوں سے واسطہ نہ پڑتا۔ اگر مارکس اور لینن کے نظریات حقیقت انسانی پر مبنی ہوتے تو دنیا کو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ اسی طرح پر اگر مغرب کے مذہبی، سیاسی، علمی، اقتصادی، سماجی اور معاشرتی نظریات و عقائد فطرت انسانی کے عکاس ہوتے تو دنیا نظریاتی طور پر اس قدر بیمار نہ ہوتی جتنی کہ وہ اب ہے۔

Haids زدہ عیسائیت

دنیائے جدید کی نظریاتی افراتفری (Chaos) عیسائیت کے غیر عقلی، غیر انسانی، غیر منطقی، غیر سائنسی اور غیر فلسفیانہ عقائد و نظریات کی پیداوار ہے۔ موجودہ انسانی منظر اور عیسائی اعتقادات میں واضح تعلق موجود ہے۔ اس تعلق میں کفارہ (Attonement)، یسوع کی مصنوعی خدائی، پیدائشی گناہ کا تصور، اولاد خدا کا نظریہ، تثلیث کا غیر منطقی نام نہاد فلسفہ، لعنت اور فلاح انسانی کا باہم رشتہ اور انصاف و عدالت (Judgement) کا امتناع سرفہرست ہیں۔

اس حقیقت میں کون سا اشتباہ باقی رہ جاتا ہے کہ اگر ایک عورت کے بیٹے کو جو کھانے، پینے، رونے، سونے اور پیشاب پاخانہ کی ضروریات سے بالا نہیں تھا خدا اور خدا کا بیٹا نہ بنایا جاتا تو اس گئے گزرے زمانے میں بھی کچھ نہ کچھ خوف خدا باقی رہ جاتا۔ اگر خدا کی ماں، نانے، نانیاں، دادے، دادیاں، بھائی، بہن اور آباؤاجداد نہ گھڑے جاتے تو خدا اور بندے میں کچھ تو تمیز باقی رہ جاتی۔ اگر گناہ اور جرائم کو انسانی میراث قرار نہ دیا جاتا تو انسان اس قدر بے باکی سے جرائم کا ارتکاب نہ کرتا۔ اگر خدا کے "معصوم بیٹے" کے قتل کو مبنی بر انصاف قتل نہ کہا جاتا تو انصاف و عدالت کی کوئی رمق تو باقی رہ جاتی۔ اگر لعنت کو فلاح انسانی کے بدل کے طور پر پیش نہ کیا جاتا تو فلاح انسان لعنت بن کر نہ رہ جاتی۔ اگر شریعت اور قانون کو لعنت قرار نہ دیا جاتا تو لاقانونیت کی لعنت اس جولانی سے وجود میں نہ آتی۔ اگر عدل و انصاف (Judgement) کو شجرہ ممنوعہ نہ بنایا جاتا تو عدل و انصاف کی یوں مٹی پلید نہ ہوتی۔ اگر نجات انسانی کو نیک و بد سے مربوط رہنے دیا جاتا اور اسے خدا کے بے گناہ بیٹے کی لعنتی موت سے مشروط نہ کیا جاتا تو جنسی اور دیگر جرائم انسانی کا وہ سیلاب جو Aids کی لعنت کے طور پر نمودار ہوا ہے وقوع میں نہ آتا۔

یہ غیر عقلی، غیر فطری اور غیر انسانی نظریات یورپ کی گزشتہ سامراجی یلغار کا حصہ بن کر Haids کی بین الاقوامی اور فکری وبا بن کر Aids جیسی جسمانی وباء کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ جنسی بے راہ روی اور جنسی جرائم کا وہ یورپین سیلاب جس نے یورپ کی Civilisation کو Sesualisation میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے غیر یورپین اقوام کو بھی بہائے لئے جا رہا ہے۔ ایڈز کی سائنسی اور طبی تحقیق بھی گواہی دے رہی ہے کہ ایڈز دراصل ہیڈز ہی کی تبدیل شدہ صورت ہے۔ کیونکہ انہی تاریخی اور غیر انسانی نظریات نے یورپ کے فکر و نظر پر حملہ کر کے اس جنسیاتی تہذیب کو جنم دیا جس نے یورپ اور اس کے رشتہ دار ممالک کو بالخصوص اور دیگر اقوام عالم کو بالعموم جنسی بے راہ روی کی اس شاہراہ پر گامزن کیا جس کا منطقی نتیجہ ایڈز کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔

Aids کی اس تشریح کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے کہ یہ بیماری عیسائیت زدہ اور مغرب زدہ اقوام کی مخصوص بیماری کے طور پر ظاہر ہوئی ہے۔ گندم کے ساتھ گھن تو پسا ہی کرتا ہے۔ لیکن ایک محتاط اندازے کے مطابق ایڈز زدہ انسانوں کی غالب ترین اکثریت عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ اور ایسے ہی ہونا اس لئے لازم تھا کیونکہ جس شدومد سے عیسائی پادریوں نے گناہوں اور جرائم کا مفت Licence تقسیم کیا ہے کرہ ارض کی کسی اور قوم نے ایسا نہیں کیا۔ عیسائی چرچ نے گزشتہ، موجودہ اور آئندہ کے تمام گناہوں اور جرائم کا بوجھ بیچارے خدا کے اکلوتے اور معصوم بیٹے کے سر پر لاد کر عیسائی دنیا کو یہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ بے خوف و خطر ہر قسم کے انسانی جرائم کا ارتکاب کر سکیں۔ بلکہ اگر وہ ان جرائم کے مرتکب نہ ہوں تو بےچارے یسوع کی عدیم العقل، عدیم الفکر اور عدیم المثال قربانی ہی رائیگاں جاتی ہے۔

دیگر یورپین نظریات

یورپ کے تمام دیگر علمی و فکری، سماجی و معاشرتی اور سیاسی و اقتصادی نظریات Haids ہی کی جدید اشکال ہیں۔ آدم سمتھ کے اقتصادی نظریات اسی قسم کی اقتصادی آزادی (Licence) کے مظہر ہیں جس قسم کی جرائمی آزادی کفارے کا خاصہ ہے۔ جس طرح کفارے نے جنسی اور دیگر جرائم انسانی کو فروغ دیا ہے اسی طرح سمتھ کے نظریات نے اقتصادی بے راہ روی اور اقتصادی جرائم کو فروغ دیا ہے۔ سمتھ کے نظریات کا عیسائیت کے بے لگام تہذیبی نظریات سے گہرا Linkage موجود ہے۔ سمتھ کا پیدا کردہ یورپین اقتصادی نظام عیسائیت کے مذہبی نظام کے متوازی خطوط پر استوار ہے اور اس نے انسان کے اقتصادی اخلاق کو اسی طرح متاثر کیا ہے جس طرح پر پیدائشی گناہ (Original Sin) کے نظریے نے انسان کے ذاتی، سماجی اور معاشرتی اخلاق کو متاثر کیا ہے۔ مغرب کا اقتصادی نظام Haids ہی کی ایک strain ہے۔

ڈارون کا نظریہ تخلیق

اسی طرح پر ڈارون کا نظریہ تخلیق انسانی درحقیقت کفارے اور پیدائشی گناہ کے عیسائی نظریات کی سائنسی توثیق ہے۔ فرق صرف اسی قدر ہے کہ بائبل پیدائشی گناہ کو حوا کی طرف منسوب کرتی ہے اور انسان کو موروثی گناہ گار قرار دیتی ہے۔ جبکہ ڈارون کی تحقیق انسان کو بندر کی اولاد قرار دے کر گناہ اور جرائم کو بندروں کی میراث قرار دیتی ہے۔ دونوں صورتوں میں انسان اپنے گناہوں اور جرائم کا ذمہ دار اور جواب دہ نہیں ہے اور انسان کے لئے کسی اخلاقی ضابطے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ نہ تو جدید انسان حوا کے گناہ کا ذمہ دار قرار پاتا ہے اور نہ ہی انسان جدید بندر ہونے کے باعث کسی اخلاقی ضابطے کا پابند قرار دیا جا سکتا ہے۔ گویا کہ ڈارون کا نظریہ حیات اور بائبل کا نظریہ گناہ Haids ہی کے دو رخ ہیں۔

مالتھس کا نظریہ آبادی

مالتھس کا نظریہ آبادی بھی عیسائیت کی پیدا کردہ Haids ہی کی ایک شکل ہے۔ کیونکہ جس طرح "خدا۔ باپ" کو ہزاروں سال تک دنیا کی فلاح و نجات کے لئے "خدا۔ بیٹے" کو پیدا کرنا نہ سوجھ سکا۔ اسی طرح اسی "خدا۔ باپ" کو ابھی تک انسانی آبادی کے لئے کافی خوراک اور لباس و رہائش وغیرہ مہیا کرنے کا فارمولا نہیں سوجھ سکا۔ جس کے نتیجے میں مالتھس بیچارے کو انسانی آبادی اور اس کی ضروریات میں توازن کا قانون وضع کرنا پڑا۔ بالکل اسی طرح یسوع بے چارے کو انسان کی اخلاقی اور روحانی ضروریات کی تکمیل کے لئے پھانسی پر چڑھ کر اور اپنے اوپر لعنت وارد کر کے Attonement کا قانون وضع کرنا پڑا تھا۔ مالتھس کا نظریہ آبادی اور یسوع کا نظریہ نجات دونوں ہی "خدا" کی مزعومہ بے چارگی کے مظہر ہیں۔

دنیا کی آبادی مالتھس کے وقت سے اب تک چھ گنا بڑھ چکی ہے اور آج بھی اگر خوراک کے ضیاع اور جانوروں کی خوراک کو انسانی ضروریات خوراک پر ترجیح دینے کے رواجوں کو ختم کیا جا سکے تو دنیا کے تمام انسانوں کے لئے خوراک کی کمی واقع نہیں ہو سکی۔ یہ حقیقت جہاں مالتھس کے نظریے کی بے حقیقی کو ظاہر کرتی ہے اسی طرح یہ مالتھس کے خوراک و آبادی کو عیسائی عقائد انسانی کے چربے کے طور پر پیش کرتی ہے۔ یہ وہی Haids زدہ نظریہ خوراک و آبادی ہے اور کچھ نہیں۔

فرائڈ کا نظریہ جنسیات

عیسائیت کے پیدا کردہ جنسی سیلاب کا سب سے زیادہ اثر فرائڈ پر ہوا ہے۔ فرائڈ کو تمام انسانی اعمال انسان کے جنسی جذبات کی شاخوں کے طور پر نظر آتے ہیں۔ خوابیں، کشوف اور الہامات اس کے نزدیک بچپن کی دبی ہوئی جنسی خواہشات کی عکاسی کرتے ہیں۔

حالانکہ اگر Freud ہیڈز زدہ نہ ہوتا تو دنیا بھر میں بکھرے ہوئے شواہد اس کی نظر سے اوجھل نہ رہتے جو یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ فرائڈ کے نظریات حقیقت انسانیت پر مبنی نہیں ہیں۔ لیکن یہ بیماری ہی ایسی ہے جو انسانی Intellect کو مفلوج کر کے رکھ دیتی ہے۔

مغرب کے تمام تر نظریات Haids ہی کی پیدا کردہ تشریحات ہیں۔

ان مادی اور غیر مادی بیماریوں کی تشخیص کے بعد ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کا علاج بھی تجویز کریں۔ Haids کی فکری بیماری کا علاج احمدیہ نظریات انسانی میں موجود ہے۔ جو چاہے اس علاج کو اختیار کر کے اپنی فکری بیماریوں پر قابو پا سکتا ہے۔ احمدیہ لٹریچر دنیا کے اکثر ممالک میں آسانی سے دستیاب ہے لیکن گائے کو پانی تک لے جانا تو ممکن ہوتا ہے مگر اسے پانی پینے پر مجبور کرنا انسانی حوالے سے ناممکن ہوتا ہے۔

Kenssy

Fried Chicken

TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS PHONE:

041 777 8588
FAX 041 776 7130

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۳۳)

کالی فاس کے مزید مختلف خواص کا تذکرہ

احمدی ہومیو پیتھ عالمی سطح پر معدے کے بارے میں ریسرچ کریں اور مجھے اطلاع دیں

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۶ اگست ۱۹۹۴ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(لندن، ۱۶ اگست ۱۹۹۴ء): حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں اہم ہومیو ادویہ کا تذکرہ اپنے تجربات کے اہم واقعات کے حوالے سے فرمایا۔

کالی فاس

گزشتہ کلاس میں کالی فاس کے خواص کا تذکرہ ہوا تھا اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ کالی فاس میں عام حالات میں بدبو نہیں ہوتی ۔ آرسینک (Arsenic) میں بھی عام حالات میں بدبو نہیں ہوتی لیکن بیماریوں مثلاً پرسوتی بخار میں دونوں (آرسینک اور کالی فاس) انتہائی بدبودار مادے خارج کرتے ہیں۔

کالی فاس میں صبح کے وقت کھانا دیکھ کر بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ سلفر میں بھی ایسا ہے سلفر کا مریض بعض اوقات ناشتہ ہی نہیں کرتا۔ صبح کے وقت بھوک نہ ہونا سیپیا (Sepia) میں بھی ہے اور کالی فاس میں بھی۔ مگر کالی فاس کا ٹوٹل سسٹم سے تعلق نہیں بلکہ نروس سسٹم سے تعلق ہے۔ کالی فاس میں ٹھنڈے کھٹے مشروبات پسند ہیں۔ لیکن یہ مطلب نہیں کہ میٹھا یا نمک نہیں کھاتا۔ معدہ ہوا سے بھرا رہتا ہے۔ لیکن یہ اکثر ہی ہوتا ہے۔ معدے میں ہوا ہو تو یہ ڈایافریم کو اوپر اٹھا کر دل نچلے حصے کو ٹچ (Touch) کرتا ہے جس سے پہلے دل کی چھوٹی سی تکلیف اور بعد میں دل کی اصل تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے معدے کی ہوا کا علاج ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا ہومیو پیتھک میں معدے اور انتڑیوں کا علاج ایلوپیتھک سے لازماً بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پیٹ میں ہوا پیدا ہونے کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں۔ اس کی ذمہ داری ان چھوٹے چھوٹے کیڑوں (Worms) پر ہے جو انتڑیوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کا چکنائی (Fat) اور کاربوہائیڈریٹ (نشاستہ دار غذاؤں) کے بریک ڈاؤن سے تعلق ہے۔ اور اس کے علاوہ معدے کے گلینڈز کی کارکردگی سے بھی ہے۔ اور بھی بعض وجوہات ہیں۔

اس بارے میں ایلوپیتھک ڈاکٹر بہتر ریسرچ کر سکتے ہیں کہ معدے اور انتڑیوں میں کس قسم کے کیڑے قبضہ جمائے ہوئے ہیں پہلے اس کا علاج کیا جائے۔

حضور نے فرمایا معدے کے بارے میں ہومیو پیتھک ریسرچ بہت پیچھے ہے۔ احمدی ہومیو پیتھ ڈاکٹرز کو چاہئے کہ اس بارے میں ریسرچ کریں اور مجھے لکھیں تاکہ میں ان سب کو مناسب ہدایات دے سکوں۔ اس طرح ایک عالمی ریسرچ شروع ہو سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا جگر اور انتڑیوں کی سوزش میں کالی فاس مؤثر ہے۔ انتڑیوں کے اعصاب کی خرابی سے جو تکلیف ہوتی ہے اسے کالی فاس کنٹرول کرتی ہے۔ بعض اوقات اچانک پیچش ہو جاتی ہے اور پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں۔ اگر وہ اعصابی دھکے یا صدمے کی وجہ سے ہو تو کالی فاس کی ایک دو خوراکیں فائدہ مند ہونگی۔ کالی فاس کا مزاج اگر آپ جانتے ہیں تو پہچان لیں گے کہ یہ عام معدے کی تکلیف نہیں بلکہ اعصابی تکلیف ہے۔ اور اس صورت میں پھر یہ فائدہ دے گی۔

کالی فاس میں لیکسز کی طرح بائیں سے دائیں کی حرکت ہے لیکن ان دونوں میں ایک نمایاں فرق ہے۔ لیکسز کی دردیں کوندے کی طرح بائیں سے دائیں نہیں آتیں بلکہ لیکسز کی بیماریاں پہلے بائیں طرف جگہ بناتی ہیں وہاں کچھ دیر ٹھہری رہتی ہیں اور کچھ دیر اپنا وقت پورا کرنے کے بعد پھر دائیں طرف آتی ہیں جبکہ کالی فاس بائیں سے دائیں اور دائیں سے بائیں جگہ بدلتی رہتی ہے۔

گزشتہ کلاس میں زیادہ کھانے کے نتیجے میں جو دوا مؤثر ہے اس کا نام غلطی سے اینٹی مونیم کروڈ کی بجائے اینٹی مونیم کارب بیان ہو گیا تھا۔ اس کی تصحیح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ وہاں ذکر اینٹی مونیم کروڈ کا ہی تھا۔ یہ دوا اینٹی مونیم کروڈ (Antimonium Crud) بہت زیادہ معدے پر اثر کرتی ہے۔ بھوک نارمل کرنے کی دوا ہے ۔ اس میں معدے پر لیپ ہو جاتا ہے جو زبان پر ظاہر ہوتا ہے، گہری سفید تہہ جم جاتی ہے۔

کالی فاس پیچش میں بھی مؤثر ہے کبھی کبھی خون بالکل خالص صورت میں آتا ہے۔ فضلے کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوتا۔ انتڑیاں رگڑ کھاتی ہیں تو پہلے اون بنتی ہے اور پھر خون جاری ہو جاتا ہے۔

مثانے کا نزلہ کالی فاس میں اہم ہے۔ بعض لوگوں کو اگر پیشاب بار بار آتا ہے اور سردیوں میں زیادہ آتا ہے۔ ٹیسٹ کروایا جائے تو شوگر نہیں نکلتی ایسے مریضوں کو عموماً مثانے میں ٹھنڈ لگ جاتی ہے اور بار بار پیشاب آتا ہے اور صاف پانی آتا ہے جلا ہوا نہیں ہوتا۔ یہ اس کی خاص علامت ہے جلسیمیم میں بھی سردرد ٹھیک ہو کر کثرت پیشاب میں بدل جاتا ہے۔ ایلیومین میں سر کی چوٹی پر دباؤ ہوتا ہے اور دبانے سے ہی آرام آتا ہے۔ ایسی سردرد بھی اگر بغیر صحیح علاج کے ختم ہو جائے تو کثرت پیشاب میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اعصابی کمزوری سے جو کئی قسم کی جنسی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں کالی فاس ان کا بھی مؤثر علاج ہے۔ ابارشن کا رجحان جن عورتوں میں پایا جائے ان میں کالی فاس کو نہیں بھولنا چاہئے۔ عام طور پر ابارشن میں اگر شروع میں ابارشن ہو تو وائبرنم (Viburnum Opulas) مدر ٹنکچر میں دیں۔ دوسرے تیسرے ماہ میں ہو تو سبائنا (Sabina) چوتھے پانچویں مہینے ہو تو کالی کارب۔ اسی طرح اور بھی دوائیں ہیں مگر ٹکسالی کی دواؤں سے فائدہ نہیں۔ میرا بعد کا تجربہ بتاتا ہے کہ کالی فاس اس میں مؤثر دوا ہے۔

اگر ابارشن کا پتہ ہو کہ حادثے یا ٹکر لگنے سے ہوئی ہے تو اس کا آرنیکا سے تعلق ہے اور اکثر ابارشن میں اعصاب کا بہت گہرا تعلق ہے اس لئے کالی فاس بہت اثر انداز ہوتی ہے اس کے علاوہ کولو فائیلم بھی ابارشن میں بہت مفید ہے۔ اگر خون جاری ہو چکا ہو تو فیرم فاس ساتھ ملانا بہت مفید ہے۔

کالی فاس انجائنا میں بھی یاد رکھنے والی دوا ہے۔ میں انجائنا میں میگ فاس ساتھ ملا کر دیتا ہوں۔ اکیلی کا تجربہ نہیں کیا۔

کالی فاس کے مریض کی پھنسیاں چہرے یا دیگر اعضاء پر نہیں بلکہ پیٹ پر کیل یا پھنسیاں یا کمر کے پیچھے ہوتی ہیں اس میں پہلے تو کالی فاس دیں پھر ضرورت ہو تو دوسری ادویہ دیں۔

کالی فاس کے مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں یہ Nerves کی دوا ہے آرسینک میں بھی ہاتھ پاؤں بلکہ سارا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے۔ آرسینک میں جہاں جلن ہو اس جلن کا علاج گرمی ہے سردی نہیں۔ کالی کارب میں گرمی آرام دیتی ہے لیکن جلن میں گرمی آرام نہیں دیتی۔ آرسینک کا مریض سخت ٹھنڈا ہوتا ہے ہر وقت آگ کے سامنے بیٹھنا پسند کرے گا۔ سورائینم کا مریض بھی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ لیکن آرسینک کا مریض نفاست پسند اور صاف ستھرا ہوتا ہے۔ جبکہ سورائینم کا مریض افیمی مزاج، گندے جسم والا ہوتا ہے۔ کالی کارب کا مریض ٹھنڈا ہوتا ہے اور کالی فاس کا مریض بھی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ یہ ساری ادویہ اعصاب سے تعلق رکھتی ہیں۔ انہیں انٹی سورک بھی کہتے ہیں۔

اس کے بعد سوالات کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ابارشن روکنے کے لئے کولوفائیلم ۳۰ (Coulophyllum) دیں پیدائش کے وقت تکالیف کے ازالے کے لئے ۲۰۰ میں دیں۔ اس کے علاوہ وائبرانیم اپولس (Viburnum Opulus)، کلکیریا کارب (Calc.Carb) اور سبینا امیوریکس (Sabina) ملا کر دینا مفید ہے ۔ اس کے علاوہ مینسز کی لمبی بلیڈنگ کمزور کر دے تو یہ تین ادویہ مفید ہیں۔

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 0274 724 331/ 488 446
FAX 0274 730 121

دنیائے مذاہب

عیسائی فرقے ۲۵ دسمبر ۲۰۰۰ء کو عیسیٰ علیہ السلام کا ۲۰۰۱ واں برتھ ڈے منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں

ایک خبر کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر دو ہزار سال پورے ہونے پر عیسائی صاحبان آپ کا یوم پیدائش منانے کی تیاریاں زور شور سے کر رہے ہیں۔ پوپ جان پال دوئم نے تقریبات اور غور و فکر کی مجالس کے انعقاد کا ایک سلسلہ ابھی سے شروع کرنے کی ہدایت کی ہے جو ۲۰۰۰ء کو اپنے نقطہ عروج پر پہنچیں گی۔ انہیں توقع ہے کہ وہ ۲۰۰۰ء میں ارض مقدس کی زیارت کریں گے اور آخیر پر طور سیناء پر یہودی اور مسلمان بزرگوں کے ساتھ مل کر اجتماعی دعا کریں گے۔

کیلی فورنیا کے ایک صاحب ایک "Jesus سٹیڈیم شو" کے انعقاد کی تیاریاں کر رہے ہیں جس میں کئی قسم کے مظاہرے اور میوزک پروگرام شامل ہوگا۔ عیسیٰؑ کی زندگی پر بائبل سے اخذ کر کے ۵۰۰۰ سلائیڈز تیار کی گئی ہیں جن کی نمائش کی جائے گی۔

شمالی کیلی فورنیا کے ایک تاجر نے عیسیٰؑ کے ایک سفر کو ڈرامہ کی شکل پر پیش کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ کہانی کے مطابق ایک قافلہ تیار کیا جائے گا جس میں اونٹ، گھوڑے وغیرہ شامل ہونگے۔ بیت اللحم (Bathelhem) جو عیسیٰؑ کی پیدائش کا مقام ہے وہاں ایک Planetorium قائم کیا جائے گا جس میں آسمان کی اور ستاروں کی آپؑ کی پیدائش کے موقع کی حالت دکھائی جائے گی۔

ایک اور صاحب کہتے ہیں کہ محققین کے نزدیک کیلنڈر میں چار سال کی غلطی ہے لہذا حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش دراصل ۴ قبل مسیح ہوئی تھی اس لئے ۱۹۹۶ء میں اس پر دو ہزار سال پورے ہو جائیں گے چنانچہ انہوں نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کے مطابق وہ ۱۹۹۶ء میں یروشلم جائیں گے اور شاندار طریقہ سے حضرت عیسیٰؑ کا برتھ ڈے منائیں گے۔ وہ اس مقام پر بھی جائیں گے جہاں عیسائی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے پانچ ہزار افراد کو روٹی کھلائی تھی چنانچہ وہ بھی اس روز وہاں جمع شدہ ہجوم کو روٹی اور مچھلی پر مشتمل کھانا کھلائیں گے۔

کئی دوسری عیسائی تنظیموں نے دعائیہ تقریبات، جلسے اور فلاح و بہبود کے کام کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

ایک صاحب نے جنہوں نے "Star of the 2000" نامی کتاب اس موقع کے لئے لکھی ہے کہتے ہیں کوئی اپنی دادی نانی کے صد سالہ برتھ ڈے کو شاندار طریقہ سے منائے بغیر نہیں رہ سکتا تو ہم یسوع مسیح کا دو ہزار سالہ برتھ ڈے کیوں نہ منائیں۔

بعض عیسائی کہتے ہیں کہ ان تقریبات کو سیکولر تقریبات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے ان تقریبات کا نقطہ عروج ۲۵ دسمبر کی بجائے ۳۱ دسمبر ۲۰۰۰ء کو ہونا چاہئے تا ساری دنیا بغیر کسی مذہبی تعصب کے اس میں شریک ہو سکے۔ وہ کہتے ہیں تاریخ میں پہلا موقعہ ہے کہ ساری دنیا اب Gregorian کیلنڈر استعمال کر رہی ہیں۔ روس، چین اور ترکی نے ۱۹۰۰ء کے بعد یہ کیلنڈر استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

☆☆

افتتاحی خطاب

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ الاحزاب کی آیات ۴۲ اور ۴۳ کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا، آج دنیا کے مختلف ممالک اور براعظموں سے احمدیت میں داخل سعید روحیں اور کچھ وہ سعید روحیں بھی جو احمدیت میں داخل ہونے کے لئے دروازے کھٹکھٹا رہی ہیں، اس اجلاس میں محض للہ حاضر ہوئی ہیں۔ اس جلسہ کا مقصد ذکر الٰہی اور قیام توحید کے سوا کچھ نہیں۔ وہ لوگ جو محض للہ اس جلسہ میں شرکت کے لئے دور دراز سے تکلیفیں اٹھا کر بڑے بڑے خرچ اٹھا کر یہاں پہنچتے ہیں وہ اللہ کے مہمان ہیں اور اللہ کے ذکر کے باغات میں اللہ کے ذکر کے پھل ہی ان کی دعوت اور مہمانی ہے۔ پس جہاں تک بس چلے صبح بھی اور شام بھی آپ ذکر الٰہی کرتے رہیں اور اللہ کے ذکر سے اپنے دلوں کو سیراب کریں۔

حضور نے فرمایا کہ آج اس مجلس میں وہ بھی شامل ہیں جو یہاں موجود نہیں اور دنیا کے کونے کونے میں احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن کے ذریعہ یہ جلسہ عام ہو چکا ہے۔ اس وقت یہ جلسہ دنیا کے تمام براعظموں میں سنا اور دیکھا جا رہا ہے۔ کہیں رات ہے اور کہیں دن ہے، کہیں صبح ہے اور کہیں شام۔ اس پہلو سے اس آیت کریمہ کا جو میں نے تلاوت کی ہے لفظاً لفظاً اطلاق ہو رہا ہے اور ۲۴ گھنٹے کا ہر لمحہ اس جلسہ میں شمولیت کرنے والے ذکر الٰہی میں مصروف ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک ہی جلسہ ہے جو کل عالم میں دکھائی دے رہا ہے۔ ایک ہی جلسہ ہے جو کل عالم میں سنائی دے رہا ہے اور ایک ہی جلسہ ہے جس میں مختلف قومیں ہر جگہ سے گورے بھی اور کالے بھی، شمالی بھی اور جنوبی بھی، مشرقی بھی اور مغربی بھی سب برابر کے شریک ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ سب سے اعلیٰ ذکر قیام توحید ہے جو سب ذکروں سے افضل ہے۔

"حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر کلمہ توحید ہے یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بہترین دعا الحمد للہ ہے"۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

پس آج تمام دنیا کے احمدی اس کلمہ توحید کے ذریعہ ذکر الٰہی بلند کر رہے ہیں اور اس توفیق پانے کے نتیجہ میں حمد میں مصروف ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ ذکر ہمیشہ بڑھتا رہے اور پھیلتا رہے اور کل عالم پر ممتد ہوتا چلا جائے یہاں تک کہ ایک ہی خدا ہو جس کا اقرار کیا جائے۔ ایک ہی کلمہ شکر ہو یعنی الحمد للہ جو تمام بنی نوع انسان کی زبانوں پر جاری ہو جائے اور ان کے دل سے چشموں کی طرح پھوٹے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنے والوں کے لئے رسول اللہؐ کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت جابرؓ کی روایت سنائی جس میں آپ بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا "اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو" ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا "ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں" آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ صبح اور شام کے وقت خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔"

(قشیریۃ باب الذکر صـ ۱۱۱)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو خصوصیت سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ محض وعدوں سے دنیا میں انقلاب بپا نہیں ہوا کرتے۔ ذکر الٰہی سے ہی دنیا میں انقلاب بپا ہونگے مگر وہ ذکر جو دلوں میں جاری ہو، جو ہمارے خون میں مل جل جائے اور خون کے ساتھ رگوں میں دوڑنے لگے، جو ہمارے دلوں کے ساتھ دھڑکنے لگے، جو ہمارے خیالات پر چھا جائے، ہماری تمنائیں بن جائے۔ ایسے مجسم ذکر ہمیں پیدا کرنے ہیں اور اسی غرض سے آپ دور دراز سے تکلیفیں اٹھا کر یہاں پہنچے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

☆ دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے۔

☆ اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

☆ حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

(روحانی خزائن جلد ۴ (آسمانی فیصلہ) صـ ۳۵۲)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ان جلسوں میں شمولیت کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

☆ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

☆ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔

☆ تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی۔

☆ اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

(روحانی خزائن جلد ۴ (آسمانی فیصلہ) صـ ۳۵۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اول یہ کہ اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"۔

(روحانی خزائن جلد ۶ (شہادۃ القرآن) صـ ۳۰۴)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک ارشاد کے مختلف پہلوؤں کی مزید وضاحت فرمائی اور جماعت کو ان نصائح پر ان کی روح کے ساتھ عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ تکبر دنیا میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا۔ حقیقی انکسار ہے جس کے ساتھ انقلاب کے تار وابستہ ہوتے ہیں۔ یہی منکسر المزاج بندے ہیں جو دنیا میں عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کیا کرتے ہیں۔ حضور نے دعا کی کہ خدا کے ایسے پاک بندے جن کا ذکر مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ بکثرت پیدا ہوں۔ دنیا میں انقلاب ہمیں نے بپا کرنا ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ میرا دل لبالب اس یقین سے بھرا ہوا ہے، سر سے پاؤں تک میں اس ایمان پر قائم ہوں کہ آج اگر دنیا میں کوئی پاک تبدیلی کسی نے پیدا کرنی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عاجز جماعت نے پیدا کرنی ہے جو کچھ میرے سامنے بیٹھی ہے اور کچھ مجھے اپنے سامنے دیکھ رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا"۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فی فضل الحب فی اللہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کرے کہ جب یہ آواز بلند ہو تو ہم میں سے لاکھوں کروڑوں ایسے ہوں جو لبیک لبیک کہتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہوں کہ اے خدا ہم وہ لوگ ہیں، ہم وہ لوگ ہیں اور اللہ کی محبت کی آواز اس بات کی تصدیق کرے اور ہمیں وہ سایہ نصیب ہو جو خدا کی ذات کی محبت اور رحمت کا سایہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کہہ جاتے ہیں کہ دین کو دنیا پر ترجیح دوں گا لیکن یہاں سے جا کر اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ یہاں نہ آویں گے؟ دنیا نے ان کو پکڑ رکھا ہے۔ اگر دین کو دنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دنیا سے فرصت پا کر یہاں آتے"۔

(ملفوظات جلد اول صـ ۱۵۲)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب کہ ابھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پوری طرح خود ان لوگوں میں بھی پہچانے نہیں گئے تھے جنہوں نے آپ کو قبول کر لیا تھا۔ اور ایک بڑی جماعت ایسی تھی جو دور دور بیٹھے آپ کے دلائل کو سن کر آپ کے نشانات کو دیکھ کر آپ کو قبول تو کر چکی تھی مگر قادیان آ کر وہ چہرہ دیکھنے کی توفیق نہ پا سکی تھی۔ اس میں ایک قسم کا درد کا اظہار ہے کہ وہ لوگ یہاں آئیں اور اس نور کو دیکھیں جو خدا نے ان کی نجات کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج ایک زمانہ ہے کہ خدا نے اس نور کو تمام دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ جو نہیں آ سکتے تھے وہ نور ان تک جا پہنچا ہے۔ ان کے گھروں میں جلوہ گر ہو رہا ہے اور انٹرنیشنل ٹیلی ویژن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر تمام دنیا کے کونے کونے پر دکھائی جا رہی ہے۔ پس وہ درد جو للہ دل میں پیدا ہو وہ نامقبول نہیں ہوا کرتا۔ وہ بظاہر حسرت کا اظہار ہے مگر ایسی حسرت جو مقبول ہوتی ہے اور حیرت انگیز پاک تبدیلیاں دنیا میں کر کے دکھاتی ہے۔ یہ آپؑ کے دل کا درد ہے جو آج عالمی برکتوں میں تبدیل ہو گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس درد کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔

یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آ گیا پھر ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی"۔

(ملفوظات جلد اول صـ ۱۲۴)

حضور نے فرمایا کہ پس تمام دنیا کی جماعت کو میں حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر جو پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اب وقت ہے کہ وہ کر لیں۔ اب وقت ہے کہ اپنی ہستیوں میں ایک انقلاب پیدا کر لیں اور وہ انقلاب حقیقی ذکر الٰہی کے سوا نصیب نہیں ہو سکتا۔ اللہ کا ذکر، اس کی توحید کا ذکر جو ہر دوسرے ذکر پر غالب ہے حقیقت میں انسان کو توحید پر قائم کرتا ہے اور ایسی توحید پر قائم کرتا ہے جس کے نتیجہ میں تمام بنی نوع انسان کو توحید پر قائم کرنے کی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا کا موحد بندہ دنیا سے قطع تعلق کر کے اکیلا ہو جاتا ہے۔ ہر دوسری محبت سے وہ ان معنوں میں منہ پھیر لیتا ہے کہ اللہ کی محبت ہر دوسری محبت پر غالب آ جاتی ہے پھر اس اکیلے انسان کو خدا اکیلا نہیں رہنے دیتا۔ وہ ضرور بڑھتا ہے، وہ ضرور پھیلتا ہے، وہ ضرور شناخت کیا جاتا ہے۔ اس سے تعلق جوڑنے والے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور دوسرے گھٹتے چلے جاتے ہیں۔ یہی وہ روحانی انقلاب ہے جو دنیا میں

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

SUPPLIERS OF FROZEN AND
FRIED MEAT - VEGETABLE
& CHICKEN SAMOSAS
LAMB BURGERS
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD,
LONDON SW19 9TT
TEL: 081 543 5882
PARTIES CATERED FOR

ہر نبی برپا کرتا رہا اور یہی وہ روحانی انقلاب ہے جو سب سے بڑھ کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے برپا فرمایا اور یہی وہ روحانی انقلاب ہے جس کا آخری دور آج ہے جس دور سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تمام دنیا پر غالب آنے کی پیش گوئیاں کی گئی ہیں۔ پس حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کے دل کی توحید ہے جو دنیا پر غالب آئے گی مگر ان دلوں کے ذریعہ جو محمدؐ رسول اللہ کے مشابہ موحد دل اپنے سینوں میں پیدا کریں گے۔ جب وہ کلمہ توحید کے دل دھڑکیں گے تو پھر وہ اکیلے نہیں دھڑکیں گے اور دلوں کی دھڑکنیں ان کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں گی۔ یہ وہ روحانی انقلاب ہے جس کو پیدا کرنے کے لئے آج اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیدا کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہم خدام، ہم ادنیٰ چاکروں کو اس زمانے کا امام بنایا گیا ہے۔ پس آپ اس زمانے کے امام ہیں۔ آپ اس زمانے کے خلیفہ ہیں کیونکہ وقت کے امام کے چاکر اور وقت کے امام کے کامل تابع اور فرمانبردار ہیں جس کا سب کچھ محمد مصطفیٰؐ کا ہو چکا تھا اور جس کا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ آج دنیا مختلف قوموں میں بٹی ہوئی ہے۔ آج دنیا مختلف مذاہب میں بٹی ہوئی ہے۔ آج دنیا مختلف گروہوں میں بٹی ہوئی ہے اور ان کے دل پھٹتے چلے جارہے ہیں۔ وہ عالمی ادارہ جس کا نام اقوام متحدہ ہے جس کو "یونائٹڈ نیشنز" کہا جاتا ہے۔ وہ پھٹے ہوئے دلوں کا مصنوعی طور پر باندھا ہوا ایک مجموعہ ہے اسکے سوا اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ کوئی ایک بھی قوم اس میں ایسی نہیں جو جذبہ ایثار کے ساتھ آراستہ ہو۔ جو جذبہ ایثار میں سرشار ہو کر بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے کے ارادہ کے ساتھ اس عالمی ادارہ میں شامل ہو۔ ہر شخص نفس پرست ہے۔ ہر قوم جس کی وہ نمائندگی کر رہا ہے وہ نفس پرست ہے۔ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں توحید کو قائم کریں گے؟ پس ناموں پر نہ جائیں۔ دنیا کے بڑے بڑے اقتدار کے حیلوں کو حقارت کی نظر سے دیکھیں۔ یہ اقتداری حیلے دنیا کے کسی کام نہیں آئیں گے اور اگر آپ خدا کے نام پر اکٹھے ہو جائیں تو آپ وہ ہیں جو اس یونائیٹڈ نیشنز کو جنم دیں گے جو محمدؐ اور اللہ کی یونائیٹڈ نیشنز ہوگی اور تمام کائنات پر چھا جائے گی، ہر دل کو باندھ دے گی، ہر وجود کو ایک کر دے گی۔ ساری قومیں اس ایک چشمہ سے سیراب ہوں گی۔ خدا کرے کہ جلد از جلد وہ دن آئیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

☆ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

☆ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

☆ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

☆ اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔

☆ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اب دیکھیں اللہ تعالیٰ نے وعدوں کو کس شان سے پورا فرمایا۔ آج اس جلسہ میں جو مختلف قومیں حاضر ہیں ان میں دنیا کے کونے کونے سے بڑے بڑے براعظم سے نمائندگی موجود ہے۔ کہیں کم کہیں زیادہ۔ مگر کوئی دنیا کی ایسی قوم نہیں ہے جو بطور نمائندہ آج یہاں موجود نہ ہو۔ سابق رشین ریاستوں میں سے قازقستان اور تاتارستان کے وفد یہاں موجود ہیں۔ حضور نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بتائیں کہ کیا آپ ان قوموں میں شامل ہیں کہ نہیں جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ خدا ایسی قوموں کو بھیج دے گا جو قومیں انتظار کر رہی ہیں۔ آج نہیں تو کل وہ ضرور آئیں گی۔ اس پر وفد کے ارکان نے کھڑے ہو کر اس کی تصدیق میں گواہی دی۔ پھر حضور نے عربوں کے وفود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اے عرب کے نمائندو بتاؤ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی سچی نکلی کہ نہیں۔ عرب احمدیوں نے والہانہ انداز میں لبیک لبیک کے نعرے بلند کئے۔ یہ عجیب روح پرور منظر تھا۔

پھر حضور نے افریقہ کے براعظم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس براعظم سے بھی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی کے گواہ بن کر آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے افریقہ سے آنے والو بتاؤ کو کیا مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیش گوئی سچی نکلی کہ نہیں نکلی۔ انہوں نے بھی لبیک یا امیر المومنین لبیک کی صدا بلند کی۔ اور نعرہ ہائے تکبیر و درود و سلام سے جلسہ گاہ گونج اٹھی۔ پھر حضور نے ایشیا کے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اے ایشیا کے لوگو جو مشرق سے تعلق رکھتے ہو لیکن مختلف عظیم قوموں میں بٹے ہوئے ہو۔ اے ایشیا کے لوگو جو جاپان سے تعلق رکھتے ہو یا انڈونیشیا سے تعلق رکھتے ہو یا کمبوڈیا سے تعلق رکھتے ہو۔ اے ایشیا کے لوگو جو بنگلہ دیش سے یا ہندوستان سے یا پاکستان سے تعلق رکھتے ہو آج گواہ بن کر کھڑے ہو کہ کیا خدا کے اس عظیم مسیح کی پیش گوئی پوری ہوئی کہ نہیں ہوئی۔ اس پر ایشیا سے تعلق رکھنے والے تمام افراد نے کھڑے ہو کر باآواز بلند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی گواہی دی۔ حضور نے جلسہ گاہ میں نعرہ ہائے تکبیر و تحمید بلند کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی آوازیں تو سب دنیا تک پہنچ رہی ہیں مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آوازوں میں وہ آوازیں بھی شامل ہیں جو آپ کے کانوں تک نہیں پہنچ رہیں مگر آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔ پاکستان میں وہ مجبور بھائی جو یہاں شامل نہیں ہو سکے وہ بہنیں بھی آج ان نعروں میں آپ کے شریک ہیں، وہ بھی لبیک اللھم لبیک کی آوازیں بلند کر رہے ہیں۔ اے مسیح موعود تو خدا کا سچا مسیح ہے جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے بھیجا تھا جسے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اور اپنی طرف سے آسمان سے بھیجا تھا۔ وہ مسیح آگیا۔ اب تمام دنیا کی قوموں کی گواہیاں اس میں شامل ہو گئی ہیں۔ بدنصیب ہیں وہ جو ان آوازوں کو نہ سنیں۔ بدنصیب ہیں وہ جن کے دلوں کی گہرائیوں تک یہ آواز لبیک بنتے ہوئے نہ اتر جائے۔

پھر حضور نے یورپ کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے یورپ کے احمدیو بتاؤ کہ کیا مسیح موعودؑ کی یہ پیش گوئی سچی نکلی ہے کہ نہیں نکلی۔ حضور نے امیر صاحب جرمنی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا امیر صاحب جرمنی بتایئے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر بے اختیار نہایت محبت و وارفتگی سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پھر حضور نے فرمایا اے انگلستان کے احمدیو بتاؤ کہ کیا پیش گوئی سچی نکلی یا کہ نہیں۔ لبیک کہو اور بلند آواز سے لبیک کہو۔ اے بوزنیا کے رہنے والو۔ اے البانیہ کے رہنے والو، اے سویٹزرلینڈ کے رہنے والو، اے شمالی یورپ اور جنوبی یورپ سے آنے والو خدا گواہ ہے اور تم بھی گواہ بن جاؤ کہ جو کچھ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا تھا ایک ایک لفظ اس کا سچا نکلا۔

حضور نے البانیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ایک یورپین ملک ہے جس میں ۴۵ ہزار احمدی مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اقرار کرنے والے موجود ہیں۔ حضور نے البانیہ کے نمائندہ کو سٹیج پر بلا کر انہیں شرف مصافحہ و معانقہ بخشا۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کے سب کام دعا ہی سے چلتے تھے اور یہ سب فیض جو آج آپ دیکھ رہے ہیں میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ محمد مصطفیٰؐ کی دعاؤں کا فیض ہے جو آج نازل ہو رہا ہے۔ آپ ہی سے خدا کا وعدہ تھا کہ آخرین میں وہ جماعت پیدا کروں گا جو آخر پر آنے کے باوجود پہلوں سے آملے گی اور ان کو ملانے والا وہ وجود ہوگا کہ اگر زمین سے ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو وہ جا کر اس ایمان کو ستاروں سے نوچ کر واپس زمین پر لے آئے گا۔ پس آج خدا کا وہ وعدہ پورا ہوا اور ان دعاؤں ہی کی برکت ہے کہ جماعت احمدیہ کو دنیا میں قائم کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دعاؤں کی تحریص کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ بڑا حیاوالا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے"۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

اس کے بعد حضور نے نہایت پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

جلسہ کی یہ تمام کاروائی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست دنیا میں نشر کی جارہی تھی۔ چونکہ دعا کے اختتام پر ابھی براڈ کاسٹنگ کے چند منٹ باقی تھے اس لئے حضور نے آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض نصائح پڑھ کر سنائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ مومن جس قدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذاء کو پسند نہیں کرتا۔ مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہو سکتا۔ ہاں دوسری قومیں ایسی کینہ پرور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات کینہ کی کبھی نہیں جاتی۔ اور بدلہ لینے کے لئے ہمیشہ کوشش میں لگے رہتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا ہے لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو ہم اب بھی تیار ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز مذہب و قوم ہر ایک سے نیکی کرو"۔ (تقریریں صفحہ ۲۹)

حضور نے فرمایا کہ پس اس مسیح موعودؑ کی تمنا اور خواہش اور توقع کو دل میں جگہ دے کر اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کریں جو ہر بنی نوع انسان کی بلکہ جانوروں تک کی خیر سے آپ کے دل کو بھر دے۔ ہر ایک کے لئے بھلائی لے کر آپ واپس جائیں۔ ہر ایک کی بھلائی کی تدبیریں سوچتے ہوئے یہاں وقت گزاریں اور ان تدبیروں پر عمل کرنے کے ارادے باندھ کر اور خدا سے دعاؤں کے ذریعہ ان ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے اپنے ملکوں میں بعد میں واپس لوٹیں۔ خدا کرے کہ جتنا عرصہ یہاں رہیں ذکر الٰہی سے اس دل کو بھر دیں جس کو کینے سے پاک وصاف کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضور تمام حاضرین کو السلام علیکم کہتے ہوئے سٹیج سے رخصت ہوئے۔

اس موقع پر افریقن احمدیوں نے اپنے مخصوص انداز میں نہایت محبت اور سوز میں ڈوبی ہوئی لے میں کلمہ طیبہ "لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا ورد ایک کورس کی شکل میں مل کر کرنا شروع کیا۔ جس کے ساتھ تمام حاضرین جلسہ بھی دیر تک کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے۔ یوں افتتاحی اجلاس کی کاروائی، کلمہ توحید کی دلربا گونج میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

بقیہ — خود ساختہ مذہبی

پروفیسر صاحب موصوف خاص دہلی کے رہنے والے تھے اور راقم مضمون ہذا ذاتی علم کی بنا پر کہہ سکتا ہے کہ وہ نہایت شریف الطبع مشرقی آداب و لحاظ کے آدمی تھے اور مذہبی بزرگوں کے لئے ان کے دل میں نرم گوشہ تھا۔ یہ بات اس کتاب یعنی Ulema in Politics سے جسکے حوالے دیئے گئے نمایاں ہے۔ ان کے مذہبی شوق کی وجہ سے غلام محمد گورنر جنرل انکو "ملا" کہا کرتے تھے (سر محمد ظفراللہ خان سے منیر احمد منیر کا انٹرویو، آتش فشاں مئی ۱۹۸۱ء جلد۹ نمبر۹)۔ ایسا شخص علماء کے بارے میں کیسے غلط بیانی کر سکتا تھا۔

پروفیسر قریشی صاحب نے مندرجہ بالا حوالہ میں ایک اشارہ یہ بھی کیا ہے کہ مولانا مظہرالدین صاحب کا قتل اسی طرح کا واقعہ ہے جیسے خود قائد اعظم پر بمبئی میں قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ یہ حملہ کرنے والا خاکسار جماعت کا ایک رکن تھا۔ اس زمانہ میں خاکسار اور احرار دونوں ہی مسلم لیگ کی تحریک پاکستان کے مخالف تھے اور خاکساروں کے لیڈر علامہ عنایت اللہ مشرقی کا مزاج بھی مولویانہ مذہبی تھا۔ گویا یہ ملا اپنے سے سیاسی اختلاف رکھنے والوں کا بھی حشر وہی دیکھنا چاہتے تھے جو دینی اختلاف میں کفر کے فتوے کے ساتھ انکے مزعومہ عقیدہ قتل مرتد کی شکل میں بنا ہوا ہے۔ اور قائد اعظم کافر ہندوؤں کی ہمنوائی میں علماء کا ساتھ نہیں دے رہے تھے اس لئے علماء سے اختلاف کے سبب اسلام سے ہی برگشتہ سمجھ لئے گئے تھے۔ پس وہ بھی واجب القتل ہو گئے تھے۔ یہ ملائی دین ہے جس نے اسلام کو بھی بربریت اور دہشت گردی کی علامت بنا دیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اسلام کا نام دے کر دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام دیا تھا۔ بلکہ دوسرے مذاہب تو ایک خاص جگہ اور ایک وقت سے مختص تھے جبکہ اسلام عالمگیر امن کا مشن ہے جو بلا امتیاز مذہب و عقیدہ اور سیاسی مسلک و فکر ضمیر کی آزادی کا علمبردار ہے لیکن جہاں دوسرے دین بگڑے ملا نے بجائے ان کی اصلاح کرنے کے خود اسلام کو بھی اسی رنگ میں رنگین کر دیا (العیاذ باللہ)۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ - محمود احمد ملک)

★★روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۲ جون کے شمارہ سے جناب عبدالمنان ناہید صاحب کے دو اشعار۔

اس نگاہ ناز کا جس طرف گذر ہوا
سنگ رہگذار بھی رشک صد گہر ہوا
جان دے کے بھی اگر ہم نے پالیا انہیں
معرکہ حیات کا جان لیں گے سر ہوا

★★حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے بارے میں محترم نسیم سیفی صاحب کا ایک مضمون "الفضل" ربوہ، ۲۴ جون میں شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار تین ساتھیوں کی معیت میں جب عراق، فلسطین، مصر، سوڈان سے ہوتے ہوئے نائیجیریا پہنچے تو انہیں ہر قدم پر ایسے مقامی لوگ ملے جو ایک پتلے دبلے۔ لمبے سے آدمی۔ مولوی نذیر احمد علی سے بہت متاثر تھے سفر کے قلیل سے عرصے میں یہ تاثر چھوڑنا دعوت الی اللہ کے بےپناہ جذبہ کا ہی نتیجہ تھا۔ ۱۹۴۶ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے مغربی افریقہ کو ایک یونٹ بناکر مولانا نذیر احمد علی صاحب کو رئیس المربیان مقرر فرمایا۔ صرف نائیجیریا کو اس یونٹ سے اس وقت تک مستثنیٰ کردیا جب تک وہاں ایک زیادہ سینئر مبلغ حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب رہے۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں نائیجیریا سے تعلق قائم ہونے کے بعد مضمون نگار کو بھی حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے ماتحت کام کرنے کا موقع ملا جن پر مرحوم کی چند باتوں کا گہرا اثر تھا جن میں سے اول افریقنوں سے بےپناہ محبت تھی۔ دوسرے مربیان کی راہنمائی اور انکی صحت کی فکر تھی اور یہ بھی کہ ایسا طریق اختیار کیا جائے کہ جانشین پیدا ہوتے چلے جائیں۔ اسی طرح دعوت الی اللہ کے لئے جماعت پر کم سے کم بوجھ ڈالتے اور خود بھی کوشش کرتے اور دوسروں کو نصیحت بھی کرتے کہ ہمیں تبلیغ کے ساتھ ساتھ کچھ دوسرا کام کرکے جماعت پر مالی بوجھ کم کرناچاہئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے میدان جہاد میں ہی وفات دی اور آپ سیرالیون کے شہر "بو" میں دفن ہوئے۔

★★حضرت مولانا غلام حسن خان رضی اللہ عنہ ۱۸۵۲ء میں ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم کے بعد نارمل سکول راولپنڈی میں زیر تعلیم رہے اور پھر پرائیویٹ انٹرنس کیا۔ ملازمت کا آغاز ایبٹ آباد مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر کیا۔ پھر آپ پشاور تبدیل ہوئے جہاں سے سب رجسٹرار کے عہدہ پر مقرر ہوئے جس پر ۳۰ سال تک متعین رہے۔ آپؓ عرصہ دراز تک پشاور میونسپل کمیٹی میں میونسپل کمشنر اور نائب صدر رہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے آنریری مجسٹریٹ بھی مقرر کئے گئے۔ ۱۹۱۱ء میں دہلی دربار میں صوبہ سرحد کی طرف سے شامل ہوئے۔ بعد ازاں آپؓ کو خان بہادر کا خطاب بھی ملا۔ حضور علیہ السلام کی کتاب "براہین احمدیہ" پڑھ کر آپؓ نے احمدیت قبول کی۔ آپؓ ۳۱۳ اصحاب میں شامل ہیں۔ حضورؑ نے "ازالہ اوہام" میں آپؓ کے بارے میں فرمایا "میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ وفادار و مخلص ہیں ..... مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد للّٰہی راہوں اور دینی معارف میں ترقی کریں گے کیونکہ فطرت نورانی رکھتے ہیں"۔ آپکی ایک بیٹی (حضرت سرور سلطانہ صاحبہ) کو حضور اقدسؑ کی بہو اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی اہلیہؓ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر مقرر فرمایا۔ بیعت خلافت ثانیہ گو آپؓ نے تاخیر سے کی یعنی جنوری ۱۹۴۰ء میں لیکن پھر جلد ہی نظام وصیت میں بھی شامل ہوگئے۔ ۲ فروری ۱۹۴۳ء کو آپکی وفات پر حضرت مصلح موعودؓ نے جنازہ پڑھایا اور قطعہ خاص میں تدفین ہوئی۔ آپؓ کے بارے میں محترم مرزا محمد اقبال صاحب کا مضمون "الفضل" ربوہ ۲۲ جون کی زینت ہے۔

★★ربوہ میں ۱۹ جون کو آنے والے شدید طوفان بادو باراں کے نتیجہ میں ڈائیوو کارپوریشن کی چھت گرگئی جس سے کئی کارکنان ملبے تلے دب گئے۔ ان زخمیوں کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال کے عملہ کی قابل تحسین کارکردگی کی رپورٹ "الفضل" ربوہ کی ۲۷ جون کی اشاعت میں شائع ہوئی ہے۔

★★حضرت چوہدری برکت علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر (۱۹۶۰ء میں) روزنامہ "الفضل" نے جو خبریں شائع کیں انہیں ۲۷ جون ۹۵ء کی اشاعت میں یکجا کرکے پیش کیا گیا ہے۔ حضرت خانصاحب ۱۹۰۲ء میں قبول احمدیت کے بعد سے مسلسل خدمات بجالاتے رہے اور بوقت وفات وکیل المال تھے۔ آپکا جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے پڑھایا اور اپنے ایک مضمون میں تحریر فرمایا "میں نے ایسے بےریا اور جانفشانی سے کام کرنے والے بہت کم لوگ دیکھے ہیں۔ ان کا آخری خاص کارنامہ پانچ ہزار مجاہدین تحریک جدید کی کتاب کی تیاری و اشاعت تھی"۔ سیدنا مصلح موعودؓ نے آپکے بارے میں ایک موقع پر فرمایا کہ چوہدری برکت علی صاحب ان اشخاص میں سے ہیں جو محنت، کوشش اور اخلاص سے کام کرنے والے ہیں اور جن کے سپرد کوئی کام کرکے پھر انہیں یاددہانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

★★حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام کے حرم اول سے بڑے صاحبزادے تھے۔ ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد دہلی چلے گئے، کچھ عرصہ دیوبند میں بھی بسلسلہ تعلیم مقیم رہے۔ پھر سرکاری ملازمت شروع کی اور ترقی کرتے کرتے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور پھر افسر خزانہ مقرر ہوئے، قائمقام ڈپٹی کمشنر بھی رہے اور پنجاب کے بعض اضلاع میں افسر محکمہ بندوبست بھی تعینات رہے اور ریاست بہاولپور میں ریونیو منسٹر کے عہدہ پر بھی مقرر ہوئے۔ گو آپ حضرت اقدسؑ کے قریب رہ کر فیوض حاصل نہ کرسکے لیکن آپؑ کے ساتھ حد درجہ عقیدت و محبت عیاں تھی اور دعا کی درخواست بھی کرتے رہتے تھے گو حضرت اقدسؑ کے دعاوی پر ایمان رکھنے کے باوجود آپ نے اس لئے بیعت نہیں کی کہ آپ اپنی حالت ایسی نہیں سمجھتے تھے کہ آپ بیعت نبھا سکیں گے لیکن آپکے صاحبزادے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے جب مارچ ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدسؑ کے دست مبارک پر بیعت کی تو آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضرت اقدسؑ کی وفات پر آپکو الہام ہوا تھا "ماتم پرسی"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں بیعت کرکے آپ حضرت اقدسؑ کے اس الہام کو پورا کرنے والے بنے کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"۔ آپکی سیرت کے حوالے سے ایک مضمون محترم بشیر احمد زاہد صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصاراللہ" جولائی ۹۵ء کی زینت ہے۔

مکتوب آسٹریلیا — دلچسپ خبریں

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

سگرٹوں کے بچے ہوئے ٹکڑوں کو کہاں پھینکیں
آسٹریلیا کا ایک مسئلہ

آسٹریلیا کی ۷۰ فیصد عمارتوں کے اندر سگرٹ نوشی منع ہے چنانچہ کام کے وقفہ کے دوران لوگ باگ دفتروں سے باہر بھاگتے ہیں۔ لہذا زیادہ تر سگرٹ نوشی دفتروں سے باہر ہی کی جاتی ہے۔ اس بات نے اسے سڈنی کے کوڑا کرکٹ کا سب سے بڑا مسئلہ بنا دیا ہے۔

سڈنی میں اندازاً آٹھ لاکھ افراد سگرٹ نوشی کرتے ہیں اس لئے سگرٹوں کے ٹکڑے غیر معمولی تعداد میں فٹ پاتھوں پر اور گٹروں وغیرہ میں پڑے نظر آتے ہیں پھر پانی کے ساتھ بہہ کر ندی نالوں اور ساحل سمندر پر پہنچ جاتی ہیں۔ ہر سال ۶٫۷ بلین سگرٹوں کے سرے پھینکے جاتے ہیں جن میں دھوئیں کے زہریلے مادے جمع ہوتے ہیں اور ایک طرح سے زہر کی پوٹلی (Poison Pellet) بن چکی ہوتی ہیں۔ پھر یہ فلٹر سمندر میں حل ہونے کے لئے تین سال لیتے ہیں۔ یہ سمندر میں تیرتے رہتے ہیں اور سمندری جانور اور پرندے ان کو نگل لیتے ہیں۔ الاسکا کے دور دراز علاقوں میں بعض پرندوں کی آنتوں سے یہ فلٹر نکلے ہیں۔ اسی طرح بعض قسم کی مچھلیاں اور سمندری کچھوے بھی ان کو نگل لیتے ہیں جن کے نتائج کا ابھی علم نہیں ہو سکا۔ پورے آسٹریلیا میں ۳۲ بلین سگرٹوں کے سرے پھینکے جاتے ہیں جن کو اگر ساتھ ساتھ رکھا جائے تو ان کی لمبائی چھ لاکھ چالیس ہزار کلومیٹر بنتی ہے جو ہر سال زمین کے گرد ۲۳ گھیرے ڈال سکتے ہیں۔ ان کا حجم چالیس ہزار مکعب میٹر (Cubic Meter) بنتا ہے اور ان کو کہیں پھینکنے کے لئے ۳۰۰۰ ٹرک درکار ہیں۔

اب بتائیں یہ واقعی ایک گھمبیر مسئلہ ہے کہ نہیں۔ رپورٹ کے آخر میں سگرٹ نوش خواتین و حضرات سے ماحول کو آلودگی اور کوڑا کرکٹ سے محفوظ رکھنے کی اپیل کی گئی ہے۔ پر "چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی"۔

☆☆

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ جولائی ۱۹۹۵ء کو مسجد فضل لندن میں مکرم اعزاز الحق صاحب (لندن) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس کے ساتھ ہی حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:۔

(۱) مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ (پیر محل، پاکستان)۔
(۲) مکرمہ امتہ اللطیف صاحبہ زوجہ تاج دین صاحب آف لاہور۔
(۳) مکرمہ اہلیہ مکرم منیر احمد منہاس صاحب (پاکستان)۔
(۴) مکرمہ منظور بیگم صاحبہ (پاکستان)۔
(۵) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (والدہ مکرم چوہدری ناز احمد صاحب آف جرمنی)۔
(۶) مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب سابق امیر بہاولپور۔
(۷) مکرم میاں رحیم بخش صاحب آف مرالہ تحصیل پھالیہ۔
(۸) مکرم والد صاحب مکرم ناصر احمد صاحب چیمہ، مربی سلسلہ بہاولپور۔
(۹) مکرم سید اعجاز احمد صاحب، ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال۔
(۱۰) مکرم ڈاکٹر محمد امین الدین عامر صاحب، فیصل آباد۔
(۱۱) مکرم محمد حسین صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔
(۱۲) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید صاحب سابق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔
(۱۳) مکرم امجد خان صاحب ابن ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب، لاہور۔
(۱۴) مکرم خلیل احمد صاحب حلوائی، گول بازار ربوہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

LOLMAN
FOODS
BUYING GROUP
FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD,
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464
081 553 3611

بقیہ مختصرات

اسکے بعد ۲۸ جولائی سے جلسہ سالانہ کا آغاز ہوگیا جو ۳۰ جولائی تک جاری رہا۔ ان تینوں دنوں میں جلسہ سالانہ سے حضور انور کے خطابات نشر کئے جاتے رہے۔ ۳۱ جولائی کو بھی حضور انور کا جلسہ میں اختتامی خطاب نشر کیا گیا۔ یکم اگست سے ۳ اگست تک جلسہ سالانہ کی مصروفیت کی وجہ سے پروگرام "ملاقات" منعقد نہیں ہوسکا۔

جمعتہ المبارک ۴ اگست ۱۹۹۵ء

آج سے "ملاقات" پروگرام حسب معمول جاری ہوگیا۔ آج حسب پروگرام اردو میں عمومی سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔

★ غیر احمدی احباب اکثر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ احمدی اپنے دینی اجتماعات کے مواقع پر نمازیں جمع کرکے ادا کرتے ہیں اور یہ طریق درست نہیں۔ اس کا کیا جواب دینا چاہئے؟

★ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مذاہب باطلہ سے جنگ کے لئے آئے تھے، کیا وجہ ہے کہ آپؑ نے بہائی مذہب کے بانی کے بارہ میں کچھ نہیں فرمایا؟

★ مرکز سلسلہ قادیان یا ربوہ جانے کی صورت میں تو نمازیں قصر نہیں کی جاتیں، لندن آنے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

★ بوزنیا میں آجکل کیا صورتحال ہے؟

★ ہم درود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتوں اور برکتوں کی دعائیں کرتے ہیں یہاں رحمتوں اور برکتوں سے کیا مراد ہے؟

★ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نماز جنازہ غائب میت کی تدفین کے بعد ہونی چاہئے۔ اس بارہ میں صحیح مسلک کیا ہے؟

★ قرآن کریم میں یاجوج ماجوج کی پیشگوئی کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ساتھ ہے اور ہمارے نزدیک ان سے مراد امریکہ اور روس ہیں۔ اب روس کے ٹوٹنے کے بعد اسکی کیا تشریح ہوگی؟

★ آخرت کے ضمن میں پل صراط کا ذکر آتا ہے کیا یہ تمثیلی بیان ہے یا حقیقت میں کوئی ایسا پل ہوگا؟

★ غیر از جماعت لوگوں میں اور بالخصوص بعض نوجوانوں کا یہ خیال ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے جھگڑوں کی اصل وجہ حدیث ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

★ کیا ڈرائیونگ کرتے وقت نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

★ کوکا کولا کمپنی نے ٹن پر کلمہ طیبہ لکھا تھا جس پر احتجاج کے طور پر اس کا استعمال ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ کیا اب بھی یہ ہدایت قائم ہے؟ (جواباً حضور نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ کی غیرت میں یہ احتجاج بالکل درست تھا۔ اب کمپنی نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگ لی ہے اس لئے اب اسکے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔)

★ باجماعت نماز کے دوران اگر امام سے کوئی غلطی ہوجائے تو عورتوں کو تالی بجانے کا حکم ہے تاکہ آواز بھی پردہ میں رہے۔ آجکل اسکے متعلق کیا حکم ہے؟

★ اگر کوئی ایسا غیراحمدی جو احمدیت کا معاند نہ ہو تو کیا اسکی قبر پر دعا کرنا جائز ہے؟

★ ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا۔ اس پس منظر میں سوال ہے کہ حضرت حسنؓ نے کیوں ازخود خلافت سے دستبرداری اختیار کی؟

★ کیا کسی شخص کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو غیر مسلم قرار دے جیسا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا جاتا ہے؟

★ برطانیہ میں مختلف خیراتی امدادی ادارے ہیں جو اصل کام پر کم خرچ کرتے ہیں دیگر زائد کاموں پر زیادہ۔ کیا ایسے خیراتی اداروں کو عطایا دینے چاہئیں؟

★ مردوں کو اس دنیا میں ریشم اور سونے کی چیزیں پہننا منع ہیں جبکہ قرآن کریم میں ہے کہ جنت میں ریشم کا لباس اور سونے کے کڑے پہنائے جائیں گے اسکی کیا وجہ ہے؟

★ کسوف و خسوف کی پیشگوئی مسیح موعود کی آمد سے متعلق ہے۔ کیا مقررہ تاریخوں میں یہ گرہن پہلے بھی کبھی ہوا ہے اور اسکی کیا اہمیت ہے؟

★ درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام کا تو ذکر ہے مگر ان پر درود بھیجنے کی دعا نہیں ہے حالانکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے نبی تھے اسکی کیا وجہ ہے؟

★ بوزنیا میں کروشیا کی ڈیڑھ لاکھ فوج ہے کیا اس وجہ سے بوزنیا کو فائدہ پہنچے گا؟

★ خواب میں ہم فوت شدہ لوگوں سے ملتے ہیں کیا ہماری روح ادھر جاتی ہے یا ان کی روح ادھر آتی ہے یا یہ ملاقات صرف ایک ذہنی تصور ہے؟

★ مسیلمہ کذاب کے متعلق آتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کردیا تھا حالانکہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے اسکی کیا وجہ ہے؟

★ جس آمد کی بنیاد پر لازمی چندہ ادا کیا جاتا ہے کیا اس آمد میں سے طوعی چندہ کو منہا کیا جاسکتا ہے؟

(ع۔م۔ر)

موصیان کرام سے گزارش

رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو فوری آگاہ رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے ایسے موصیان جو پاکستان سے بیرون ملک آئے ہیں فوری طور پر دفتر وصیت کو اپنے نئے ایڈریس سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London
18th of August 1995 - 31st of August 1995

Friday 18th AUGUST

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	M.T.A Variety:
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 10 part 2*
1.00	News
1.20	Friday Sermon *LIVE*
2.40	Nazam
2.45	Mulaqat *with Urdu speaking friends. 18/08/1995*
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Prog.*

Saturday 19th August

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
1.00	News
12.30	M.T.A Special: A Special Programme on the 50th 50th anniversary of Indonesia
3.30	MTA variety: *German programme "Islamicsh Press Shau"*
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Prog.*

Sunday 20th August

11.30	Tilawat
11.45	Hadith *with English Translation*
12.00	M.T.A Variety: *Salana Ijtema Khuddamul Ahmadiyya, May 1995*
1.30	News
2.00	Mulaqat *with English delegates 20/08/1995*
3.00	*Nazam*
3.05	MTA variety: *A Letter from London by Ameer sahib UK*
3.35	Nazam
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Prog.*

Monday 21st August

11.30	Tilawat
11.45	Malfoozat
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 11 Part I*
1.00	News
1.30	Around the Globe: *A Visit to Spain*
2.00	"Natural Cure" *Homeopathy Lesson No. 105*
3.00	Nazam
3.05	"Dilbar mera yehi hai" *Ch. Hadi Ali sb.*
3.30	MTA variety: *Norwegian programme "Islam and Women".*
4.00	Qaseedah
4.10	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Prog.*

Tuesday 22nd August

11.30	Tilawat
11.45	Seeratu-un-Nabee (s.a.w.)
12.00	Medical Matters:
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 11 part 2*
1.00	News
1.30	Canada Speaks: *"Tech Talk"*
2.00	"Natural Cure" *Homeopathy Lesson No. 106*
3.00	Nazam
3.05	*Cooking Lesson:* ALMAIDAH
3.35	Qaseeda
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Prog.*

Wednesday 23rd August

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Eurofile:
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 12 part 1*
1.00	News
1.30	MTA Life Style: *Sewing Class*
2.00	"Quran Class" *Tarjamatul Quran class No. 75*
3.05	Nazam
3.10	MTA Variety:
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Prog.*

Thursday 24h August

11.30	Tilawat
11.45	Malfoozat
12.00	Medical Matters *with Dr. Mujeeb ul Haq Khan sahib*
12.25	Learning Languages with Huzoor *Lesson 12 part 2*
1.00	News
1.20	Nazam
1.30	Around the Globe: *Documentary*
2.00	"Quran Class" *Tarjamatul Quran class No. 76*
3.00	Nazam
3.05	MTA variety : *Quiz from Karachi No. 5*
3.30	Children's Corner: *Tarteelul Quran part 5*
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Prog.*

Friday 25th August

11.30	Tilawat
11. 45	Dars-e-Hadith
12.00	MTA Variety Correct Pronunciation of Durressaeen by A.Bari sb. of karachi
12.30	Learning Languages with Huzur Lesson 13 part 1
1.00	M.T.A News
1.30	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih the IV (London Mosque.. Live)
2.40	Nazm
2.45	Mulaqat with urdu speaking friends. Rec on 25-8-95
3.45	Qaseedah
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	*Tomorrows Prog.*

Saturday 26th August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Bosnia Desk Bosnias with Huzur at Bait-ul-Waheed Bremerhaven .. Germany 30-5-95 1st part
1.30	MTA news
2.00	Children's corner Mulaqat with huzur Rec. 26 Aug. 95
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety (from Germany)
3.45	Qaseedah
3.50	Liqaa Maal Arab
4.50	*Tomorrows prog.*

Sunday 27th August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-hadith
12.00	Prog from Germany
12.30	M.T.A Variety
1.00	M.T.A News
1.30	Children's corner Let's learn Salat with Imam Ata-ul-Mujeeb Rasheed sb.
2.00	Mulaqat Huzur with English speaking friends Rec. on 27-8-95
3.00	NAZM
3.05	"MTA variety" A letter from London by Ameer Sb UK
3.35	NAZM
3.45	QASEEDA
3.50	"LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrows Prog.*

Monday 28th August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	"Eurofile"
12.30	Learning Languages with Huzoor *lesson 13 part2*
1.00	News
1.30	Around the Globe*A visit to Spain*
2.00	Natural Cure *Homeopathy lesson 107*
3.00	Nazam
3.05	"Dil bar mera yehi hai"*by Ch.Hadi Ali Sb*
3.30	"MTA Variety" German Prog.
4.00	Arabic Prog. *Host Mr. Hilmi Shafi*
4.50	*Tomorrow's Programmes*

Tuesday 29th August

11.30	Tilawat
11.45	Seerat-un-Nabi
12.00	"Medical Matters"
12.30	Learning Languages with Huzoor*lesson 14part1*
1.00	MTA NEWS
1.30	"MTA Lifestyle"-*Al Maidah, Cooking Lesson*
2.00	Natural Cure *homeopathy lesson 108*
3.00	Nazm
3.10	Canada speaks "Meet our Friends"
3.40	Qaseeda
3.50	"Liqaa Ma'al Arab
4.50	*Tomorrows Prog.*

Wednesday 30th August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Hazoor *lesson 14 part 2*
1.00	MTA news
1.30	MTA Lifestyle-*Sewing class-Perahan*
2.00	Quran Class *Tarjmatul Qurān lesson 77*
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety *from Pakistan*
3.45	Qaseedah
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	Tomorrows prog.

Thursday 31st August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Medical Matters
12.30	Learning Languages with Hazoor *lesson 15 part 1*
1.00	MTA news
1.30	Around the Globe
2.00	Quran Class *Tarjumatal Quran lesson 78*
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety
3.30	Childrens Corner *Tarteel-ul-Quran lesson 6*
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	*Tomorrows Prog.*

Programmes or their timgs ay change without prior notice. We welcome viewers' comments about the quality of translation of the programmes. "Learning languges with Hazoor". Programmes or their timings may change without prior notice.

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095

Vol. 2 Friday, August 18, 1995 No. 33

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر

دس زبانوں میں تقاریر کے رواں ترجمہ کا انتظام

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سات زبانوں میں جلسہ کی کاروائی دنیا بھر میں نشر کی گئی

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر جملہ تقاریر کے رواں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس شعبہ کے ناظم مکرم منیر احمد فرخ صاحب کی رپورٹ کے مطابق امسال انگریزی، عربی، بوزنین، روسی، جرمن، فرانسیسی، انڈونیشین، سپینش، بنگلہ اور ٹرکش کل دس زبانوں میں رواں ترجمہ کی سہولت مہیا کی گئی۔ جلسہ گاہ میں ۷۰۰ مہمانوں (مرد و خواتین) کے لئے ہیڈ فون کے ذریعہ ترجمہ سننے کا انتظام موجود تھا۔ اس کے علاوہ بوزنین اور انگریزی تراجم کے سامعین کے لئے اضافی انتظام جلسہ گاہ سے ملحق خیموں میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ ایک وقت میں قریباً ۹۷۷ افراد نے اس سہولت سے فائدہ اٹھایا۔ اس کے علاوہ ایم ٹی اے کے ذریعہ اردو، انگریزی، جرمن، فرنچ، بوزنین، رشین اور عربی سات زبانوں میں جلسہ کی کاروائی ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ اور یوں دنیا بھر میں لاکھوں افراد اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

مکرم منیر احمد صاحب فرخ (ناظم شعبہ) کے ساتھ مکرم ایوب احمد صاحب ظہیر، مکرم مبشر احمد صاحب گوندل، مکرم عبدالکریم صاحب لودھی، اور مکرم بشارت احمد خان صاحب کے علاوہ کئی معاونین اور مترجمین نے بڑی محنت کے ساتھ جملہ انتظامات کو بخیرو خوبی انجام دیا۔ مکرم فرخ صاحب نے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ ۱۹۸۰ء میں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ ربوہ پر دو زبانوں انڈونیشین اور انگریزی میں تقاریر کے رواں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس وقت قریباً سوا دو صد افراد کے لئے یہ سہولت مہیا کی گئی تھی۔ اب تو خدا کے فضل سے یورپ، امریکہ، کینیڈا اور دیگر بہت سے ممالک میں مختلف جماعتی تقاریب میں اس انتظام سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کا دائرہ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ الحمدللہ۔ آپ نے بتایا کہ لندن میں پہلی مرتبہ ۱۹۸۵ء میں باقاعدہ طور پر ترجمانی کا جو نظام قائم کیا گیا تھا اس وقت تین زبانوں انگریزی، عربی اور انڈونیشین میں ترجمہ کی سہولت دی گئی تھی۔ یاد رہے کہ اس کا تمام سسٹم احمدی انجینئرز نے خود ڈیزائن کیا ہے اور خود ہی تمام ضروری چیزیں بنائی ہیں سوائے ہیڈ فونز کے جو مارکیٹ سے خریدے جاتے ہیں

گھانا میں مسلمانوں کے لئے عیدین کی چھٹی

(قریشی داؤد احمد ساجد، نمائندہ الفضل گھانا)

گھانا میں بھی دنیا کے دیگر ممالک کی طرح مختلف اسلامی فرقے موجود ہیں جن میں جماعت احمدیہ کے علاوہ اہل حدیث، مالکی، اہل سنت جن میں سے بعض اپنے آپ کو تیجانی بھی کہلاتے ہیں، شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اہل تشیع حضرات بھی ہیں۔ اسی طرح مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ وہ ایک شہر یا علاقہ میں رہتے ہوئے بھی مختلف تاریخوں اور دنوں میں رمضان کے روزے شروع کرتے ہیں اور عید بھی مختلف دنوں میں منائی جاتی تھی۔ بعض اوقات تو ایک ہی شہر میں مختلف اسلامی فرقے تین مختلف دنوں میں عیدالفطر مناتے تھے۔ ایک ہی ملک میں مسلمانوں کے اندر یہ اختلافات عیسائیوں اور دیگر لادینی قوتوں کو مسلمانوں پر طعن و تشنیع کرنے کا موقعہ فراہم کرتے تھے۔

جماعت احمدیہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حقیقی نمائندہ جماعت بنایا ہے گھانا میں اس صورت حال سے کافی پریشان تھی چنانچہ جماعت احمدیہ کی کوششوں سے تمام فرقے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے اور ان کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی کہ ان مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ ملک میں ایک ہلال کمیٹی قائم کی جائے جو ملک میں تمام اسلامی فرقوں کی نمائندگی کرے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی اس تجویز کو خندہ پیشانی سے قبول کیا گیا اور ایک ہلال کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ ممبران کمیٹی نے متفقہ طور پر ایک احمدی احمد کوئینو Ahmad Queno کو ہلال کمیٹی کا چیئرمین منتخب کیا۔ چنانچہ گھانا کی تاریخ میں پہلی دفعہ امسال ملک میں ایک دن رمضان شروع کیا گیا اور ایک ہی دن عیدالفطر منائی گئی۔ اس اسلامی اتحاد کو سارے ملک میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اخبارات نے اس پر اداریے لکھے۔ ایک ہفتہ وار اخبار The Mirror نے اپنے اداریے میں لکھا کہ مسلمانوں کا یہ اتحاد سارے ملک کے لئے ایک نمونہ ہے۔ اس لئے باقی مذاہب بلکہ سیاسی پارٹیوں کو بھی اپنے اختلاف دور کرنے کے لئے اس اتحاد کو نمونہ بنانا چاہئے تاکہ ملک میں مستقل طور پر امن قائم ہو جائے۔

اس اتحاد کی وجہ سے یہ بھی ممکن ہوا کہ حکومت کو کہا جائے کہ عید کے دن مسلمانوں کے لئے عام تعطیل کا اعلان کیا جائے تاکہ وہ نماز میں شامل ہو سکیں۔ چنانچہ جماعت کی تجویز پر ہلال کمیٹی نے ہیڈ آف سول سروسز گھانا اور وزارت تعلیم کو خطوط تحریر کئے کہ جتنے بھی مسلم کارکنان حکومت کے مختلف اداروں میں ہیں نیز محکمہ تعلیم سے تعلق رکھتے ہیں اور مسلم طلباء جو سکولوں میں زیر تعلیم ہیں۔ انہیں عیدین کی چھٹی دے دی جائے۔

چنانچہ ہیڈ آف سول سروسز نے حکومت کے سارے اداروں کو رسماً خطوط لکھے کہ اس دن مسلمانوں کے لئے چھٹی سمجھی جائے تاکہ وہ عیدین کی نمازوں میں شامل ہو سکیں۔

اب یہ معاملہ پارلیمنٹ کے سامنے پیش ہے کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دنوں کو رسمی طور پر قومی تعطیل قرار دیا جائے چنانچہ اس سلسلہ میں جماعت نے پارلیمنٹ کی متعلقہ کمیٹی کو ایک میمورنڈم کے ذریعہ عیدین کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وقت آنے پر عیدین کو قومی تعطیل قرار دیا جائے گا

دنیا کے مختلف شہروں میں قیمتوں کی نسبت

(ا۔ ع۔ جاپان)

حال ہی میں Economic Planning Agency اور دیگر اداروں کے تعاون سے Yomiuri Shimbun نے دنیا کے مختلف شہروں میں اشیاء صرف اور مہنگائی کا جائزہ پیش کیا ہے۔ اس جائزہ میں نیویارک، ٹوکیو، لندن، پیرس اور برلن کے شہروں کو شامل کیا گیا ہے۔ اس جائزہ میں بتایا گیا ہے کہ برلن، پیرس، لندن اور نیویارک میں ٹوکیو کے مقابلے میں فلم پروسیسنگ (Film Processing) بہت مہنگی ہے اور ٹوکیو میں حجامت بنوانے کا خرچ نیویارک کے سوا باقی تمام شہروں کی نسبت ڈیڑھ گنا زیادہ ہے۔ ریل گاڑی کا کرایہ برلن اور نیویارک میں ملتا جلتا ہے جبکہ ٹوکیو میں ان شہروں سے ڈیڑھ گنا زیادہ ہے۔ کافی کا کپ لندن کی نسبت ٹوکیو میں ۲٫۱۹ گنا مہنگا ہے جبکہ نیویارک پیرس اور برلن کی نسبت بالترتیب ۳٫۴۷، ۳٫۵۱ اور ۲٫۵۹ گنا مہنگا ہے۔ برلن کی نسبت بس کا کرایہ ٹوکیو میں سستا ہے۔ اسی طرح نیویارک کے سوا باقی تینوں شہروں کی نسبت اندرون ملک فون کالز ٹوکیو میں سستی ہیں۔ یہ اعداد و شمار جاپان کی وزارت عظمیٰ کی ایک سب کمیٹی نے جاری کئے ہیں۔

چندہ کی رقم کون ہضم کر گیا

[انگلستان] جموں کشمیر لبریشن لیگ برطانیہ کے صدر چوہدری محمد صادق نے اپنے ایک تحریری بیان میں کہا ہے کہ لوگ پچھلے بیس برس سے شہداء کشمیر کے نام پر چندہ، قربانی کی کھالیں جمع کر رہے ہیں مگر پچھلے دنوں حریت کانفرنس کے قائدین عباس انصاری اور عمر فاروق نے برطانیہ کے دورہ کے دوران برمنگھم کے جلسہ عام میں برملا یہ کہا تھا کہ آج تک ہمیں برطانیہ سے مجاہدین کشمیر کے لئے ایک پیسہ تک چندہ نہیں ملا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ لاکھوں پونڈ چندہ کس کی جیب میں جاتا ہے؟

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز، ۳۰ جولائی کو بعد نماز مغرب و عشاء، اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(۱) مکرمہ مبارکہ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم سید سخاوت شاہ صاحب مرحوم آف کراچی کا نکاح مکرم فاروق احمد خالد صاحب ابن مکرم عبدالرشید احمد صاحب آف دوبئی (U.A.E) کے ہمراہ مبلغ ۷۵ ہزار روپے (پاکستانی) حق مہر پر طے پایا۔

(۲) مکرمہ ثمینہ فوزیہ صاحبہ بنت مکرم محمد اختر صاحب آف ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم جاوید احمد صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب، لندن مبلغ چار ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(۳) مکرمہ ظل ہما احمد صاحب بنت مکرم مشتاق احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم انور احمد صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب آف لندن، مبلغ چار ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(۴) مکرمہ سحر خالد احمد صاحبہ بنت مکرم خالد رفیق احمد صاحب آف ہونسلو لندن کا نکاح ہمراہ مکرم ندیم محمود صاحب ابن مکرم لئیق احمد صاحب آف ٹورنٹو، کینیڈا، مبلغ سات ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(۵) مکرمہ راشدہ احمد صاحب بنت مکرم رشید احمد صاحب (چھیدو) کا نکاح ہمراہ مکرم نبیل احمد ناصر صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم، مبلغ پانچ ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(۶) مکرمہ رضوانہ بشیر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم محمود طارق آفتاب صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب آف ویمبلے، لندن مبلغ دو ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

اعلانات نکاح کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سب نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد